ناعت و منعوت

(کلیاتِ نعت)

یہ کتاب اُردو اکیڈیمی آندھراپردیش کے جزوی اشتراک سے شائع ہوئی ہے

© جملہ حقوق محفوظ ہیں

Na'it O Man'oot *By* **Dr. Rahi Fidai**
H.No. 1616, 4th Cross, Sivaramayya Lay out,
H.B.R, 3rd Block, Kalyan Nagar Post,
Bangalore - 560043 - Cell **944 8166 536**
www.rahifidai.in

Year of edition **2014. -** Price: **350**

نام کتاب	:	ناعت و منعوت
مصنف	:	ڈاکٹر راہی فدائی
اشاعت اول	:	۲۰۱۴ء
تعداد اشاعت	:	۵۰۰
قیمت	:	۳۵۰ روپے
کمپیوٹر کتابت	:	ممتاز کمپیوٹرس، 20-3-866 رحیم منزل، شاہ گنج، حیدرآباد۔2
		فون: 9848615340,9849341686
سرورق	:	حافظ محمد رضوان حسناتی
مطبع	:	ایس۔کے۔گرافکس، حیدرآباد

Printed by:
AL-ANSAR Publications
18-8-223/12/A, Riyasat Nagar, Hyd-059.
Cell : 09391301192

...... ملنے کے پتے ......

☆ الانصار پبلی کیشنز، ریاست نگر، حیدرآباد۔
☆ خبرنامہ شب خون C 92، ہاسٹنگس روڈ، الہ آباد
☆ بُک ویر، بنگلور سیل فون: 9916827795

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ناعت و منعوت

(کلیاتِ نعت)

ڈاکٹر راہی فدائی

الانصار پبلی کیشنز
Riyasat Nagar, Hyderabad-59

O

یہ بندۂ کمترین اپنی اس ادنیٰ تخلیقی کاوش کو

آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہوئے

آپؐ کی آل پاک وازواج مطہرات

اور

تمام صحابۂ کرام و جملہ اولیائے عظام

کے نام

انتساب کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے

راہیؔ فدائی

فہرست

اظہارِ محبت (مضامین)

حقیقتِ نعت	ڈاکٹر راہیؔ فدائی	۱۵
راہیؔ مہبطِ انوار	حضرت مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین قادری شرفیؒ	۲۰
پیش گفتار	پروفیسر محمد علی آثرؔ	۳۰
ڈاکٹر راہیؔ فدائی کی نعت گوئی	علیم صبا نویدی	۳۹
قطعۂ تاریخ	ڈاکٹر مبشر احمد نشترؔ	۴۴

ناعت (محامد)

آرزوئے نگارش	۴۷
مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۴۹
قدرتِ کُن فکاں	۵۲
الّا ھو	۵۵
ربّ السمٰوات	۵۸
الحمدللہ	۶۱

اے خدا	۶۳
جل جلالہٗ	۶۵
لامحدود	۶۸
روئے حسنِ مآب	۷۰
ربیّ	۷۲

منعوت (نعتیں)

یوں مخاطب نہ ہوا کوئی ''رمیٰ'' سے پہلے	۷۷
کوئی طلب نہ کوئی مدعا وہاں ہوگا	۷۹
تھا گہوارہ مرا بچپن درودوں کا	۸۱
نام و عزّ و جاہ کیا، سب عظمتیں سرکار کی	۸۳
ہر اک گنہ بفیضِ رسالتؐ معاف ہے	۸۵
قرارِ قلبِ مکین و مکاں وہی تو ہیں	۸۷
عرقِ پاک کی تری آقاؐ	۸۹
فکر میں، بینش و دانش میں آپؐ	۹۱
خام لفظوں کا ہے اے دہر، مجلّہ تیرا	۹۳
درِ شہؐ، سچ ہے، جائے نعت خوانی	۹۵
سیرِ شب تھی سرِ ابتدا کی طرف	۹۷
پابوسِ سخن جب ہوئے کردار ہمارے	۱۰۰

نہ کستوری نہ عودی رنگ گلدستہ ۱۰۲
ازل کا خوبرو بیٹھا ہوا ہے ۱۰۴
جب سے لبوں کا اسمِ نبیؐ یار ہو گیا ۱۰۶
وہ ایک بندہؐ جس پر قربان بندگی ہے ۱۰۸
خلوتِ حق میں ستارہ دیکھا ۱۱۰
بام و در، سدرہ سے بہتر یا محمد مصطفیٰؐ ۱۱۲
یہ غنچے آپؐ کے ہیں' یہ ثمر بھی آپؐ کا ہے ۱۱۴
کیسے رنج والم، خاتم المرسلیںؐ ۱۱۶
بفضلِ حق منور ولولہ ہوں یا رسول اللہؐ ۱۱۸
ثنا خوانی مصطفیٰؐ کو بہ کو ہے ۱۲۰
شمعِ کونین آپؐ ہیں، ہر سمت جلوہ آپؐ کا ۱۲۲
صدقِ دل سے کہا، خاتم الانبیاءؐ ۱۲۴
تصدیق کناں آج بھی یہ تشنہ لبی ہے ۱۲۶
میں نابینا وہ تو سراپا بینا ہے ۱۲۸
مجھ بندۂ عاصی سے بہتر ہے وہ بہتر ہے ۱۳۰
ابرار بھی شریک ہیں، اشرار بھی شریک ۱۳۲
نفاق وکفر سازش سے بہت تاریکیاں لائے ۱۳۴
آقاؐ کا ہے کلام' سخن ساز' دیکھنا ۱۳۵

نگاہِ تلطف خدارا محمدؐ ۱۳۷
حریمِ نورِ سراجِ منیرؐ ہو جاؤ ۱۴۰
جا بجا فریبوں کے جال ہیں، شکاری ہے ۱۴۲
لاکھ بدکار ہیں جو کچھ بھی ہیں' ہم آپؐ کے ہیں ۱۴۴
چشمِ کرم! غموں سے پریشاں ہیں مصطفیٰؐ ۱۴۵
عشقِ نبیؐ! حیات ہے زنداں ترے بغیر ۱۴۷
عرش ولوح وقلم محمدؐ کا ۱۴۹
''دنیٰ'' کے شہہ نشیں ہیں سرورِ کونینؐ ۱۵۱
کرم کی اک نظر اس پر خدارا یا رسول اللہؐ ۱۵۳
اے حاملِ اسرارِ ''دنیٰ'' احمد مختارؐ! ۱۵۵
نہیں کچھ غم، مسلّح آسماں ہے یا حبیبؐ اللہ ۱۵۷
آپؐ من جملہ ارماں ہیں رسولِ عربی ۱۵۹
آپؐ شمعِ بزمِ امکاں رحمۃ للعالمینؐ ۱۶۱
ظلمت کدہ تھا نازشِ صد طور ہو گیا ۱۶۳
کیسی خلد کی باتیں، ذکر کیوں ہے، جنت کا ۱۶۵
وہ سخاوت وہ مروت سرورِ کونینؐ کی ۱۶۷
اک نگاہِ لطف آقاؐ' اک نظر یا مصطفیٰؐ ۱۶۹

شریعت ختم ہے تمؐ پر، طریقت ختم ہے تمؐ پر ۱۷۱

یوں ہو بلند بخت کا اختر رسولِ پاکؐ ۱۷۳

خار رشکِ گل بنے، شعلے بھی شبنم ہو گئے ۱۷۵

غمِ حبیبؐ خدا چاہیے خوشی کے لیے ۱۷۷

کرم تھا مہربانی تھی، خدا کی خاص رحمت تھی ۱۷۹

اصلِ دیں، حاصلِ ایماں ہیں رسولِ اکرمؐ! ۱۸۱

تمنائے ہر دل، دیارِ مدینہ ۱۸۳

جو گھڑی آپ کی قربت میں بسر ہوتی ہے ۱۸۵

رشکِ لعل و گہر، حال وقال آپؐ کے ۱۸۷

گھپ اندھیرا دلِ عاصی کا پگھلتا جائے ۱۸۹

آسمانوں کے بھی آسماں مصطفیٰؐ ۱۹۱

قرارِ قلبِ مکین و مکاں وہیؐ تو ہیں ۱۹۳

حشر تو کہتا ہے، تیرا اب یہاں کوئی نہیں ۱۹۵

’مختصر سیرت طیبہ‘‘

پہلا باب: اسلام سے پہلے ۱۹۹

دوسرا باب: ولادتِ باسعادت ۲۰۳

تیسرا باب: نبوت ورسالت ۲۰۶

چوتھا باب: صحابۂ کرامؓ ۲۰۸

پانچواں باب: مکی زندگی ۲۱۰

چھٹا باب: ہجرت ۲۱۲

ساتواں باب: مدنی زندگی ۲۱۴

آٹھواں باب: صلح حدیبیہ اور فتح مکہ ۲۱۶

نواں باب: امہات المؤمنینؓ ۲۱۸

دسواں باب: خلفائے راشدینؓ ۲۲۱

گیارھواں باب: حجۃ الوداع اور وفات اقدسؐ ۲۲۴

بارھواں باب: شمائل و اخلاق النبیؐ ۲۲۷

متفرق

مقدس ماہِ رمضان ۲۳۰

منقبت حضرت بندہ نوازؒ ۲۳۳

توقیت نامہ ۲۳۵

❖❖❖

اظہارِ محبت

(مضامین)

حقیقت نعت

لفظ ''نعت'' عربی ہے جس کے معنے مطلق تعریف کے ہیں مگر اصطلاحِ شاعری میں ''نعت'' اس تعریف کو کہتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات، منور صفات اور ان کے تمام متعلقات پر مبنی ہو۔ اس تعریف کی رو سے سب سے پہلا نعتیہ کلام درود شریف ہے اور اولین ''ناعت'' اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس ہے کیونکہ اس نے اپنے کلام قدیم قرآن مجید میں ارشاد فرمایا'' **ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً**۔ (الاحزاب:۵۶) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود بھیجو اور سلام کا اہتمام کرو۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ نے روز ازل ہی میں اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف فرمائی۔

اس طرح خالق کائنات ''ناعت'' اول اور پہلا نعت گو قرار پایا۔ مخلوقات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہونے والی اولین شخصیت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی ہے جنہوں نے اپنی توبہ کی قبولیت کے لئے خدائے عزوجل کی ایما پر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی فرمائی تھی۔ اُسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کلام پاک نے فرمایا **فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم** ۔(بقرہ:۳۷) یعنی حضرت آدم نے اپنے پروردگار کی طرف سے چند مخصوص کلمات کی تلقین پائی جس کے سبب خدائے بزرگ وبرتر نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے

والا ہے۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں ہمارا یہ دعویٰ حق بجانب ہوگا کہ دنیا کی کوئی بھی صنف سخن اس قدر مالا مال نہیں ہے جتنی کہ صنف نعت ہے اور ادب کی کسی بھی صنف کا دامن ''نعت'' کے مقابلے میں وسیع تر نہیں ہے۔ موضوعات کے اعتبار سے بھی نعت شریف میں پاکیزہ مضامین کا تنوع اور اس کی ہمہ رنگی وہمہ جہتی خیالات کا ترفع دیگر اصناف سخن میں اسے ممتاز ومنفرد مقام کا حامل بنا دیتا ہے۔ مزید برآں یہ بھی اس کی انفرادیت کی دلیل ہے کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظم ونثر کی تمام ہیئتوں میں بے تکلف استعمال کرنے کی سعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔

نعت شریف کے موضوعات بے حد وبے شمار ہیں جن کا احاطہ امکانِ بشری سے باہر ہے، یہ اس لئے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ومطہر ذات اور آپؐ کی جملہ روشن ومنور صفات معجزاتی ہیں یعنی آپ کے قول وفعل ہوں یا حرکت وسکنت سبھی بے انتہا خصوصیات سے متصف اور بے پناہ قوتِ انجذاب صلاحیت وکشش رکھتے ہیں۔ آپ کی نگاہِ کرم جس ذرہ پر پڑی وہ رشکِ آفتاب ہوگیا، جس کاہ پر ٹھہری وہ فخر کوہ بن گیا اور جس خاک پر رکی وہ نازش کاخ ٹھہری۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بزرگ نے اپنے معتقدین سے خطاب کے دوران فرمایا، ''حضرت جنید بغدادیؒ کی شخصیت ایسی ہے کہ کافر بھی آپ کو دیکھ لے تو مسلمان ہوجائے۔'' اس پر آپ کے ایک شاگرد نے سوال اٹھایا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کا کیا ذکر؟ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرداران قریش ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ وغیرہ کافروں نے دیکھا مگر ان میں سے کوئی مشرب با سلام نہیں ہوا! اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے بزرگ نے فرمایا'' حاشا وکلا بات ایسی نہیں جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو بلکہ واقعہ دراصل یہ ہے کہ مذکورہ کفار نے محمد بن عبداللہ کو دیکھا نہ کہ محمدؐ رسول اللہ کو، اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ کو لمحہ بھر کے لئے بھی دیکھ لیتے تو یقیناً حلقہ بگوش اسلام ہوجاتے اور آپؐ کے غلاموں میں شامل ہوجاتے۔ بہر حال آپؐ کی نورانی وماروائی شخصیت کا کما حقہ ادراک غیر اللہ کے ذہن رسا سے وراء الوراء ہے، اسی لیے ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپؐ کی ذات وصفات دونوں معجزاتی ہیں۔

آپؐ کی ذات اقدس سے وابستہ سیکڑوں معجزات کے بیان سے کتبِ سیرت معطر و معمور ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ کے جسمانی و ظاہری قد و قامت سے متعلق احادیث شریفہ میں یہ واقعہ مرقوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طویل القامت تھے اور نہ قصیر بلکہ آپؐ کا قد متوسط و میانہ واقع ہوا تھا۔ اس حقیقت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عمر فاروقؓ جو صحابہ کرام کے درمیان طویل القامت سمجھے جاتے تھے، جب کبھی موجود ہوتے تو صحابہؓ گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپؐ کا قد حضرت عمرؓ کے قد سے اونچا اور نکلا ہوا ہے۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جمیلہ کا معاملہ بھی ہے کہ آپؐ کی جملہ صفات معجزاتی ہیں جن کے ذکر سے تاریخ کے صفحات روشن و ضوبار ہیں۔ جیسا کہ احادیث شریفہ میں آپؐ کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ انسانوں کی بہتری و بہبود اور ان کے اصلاح و فلاح سے متعلق ہمیشہ محزون و متفکر رہا کرتے تھے اور چہرۂ اقدس پر ملال کے آثار مسلسل ظاہر ہوتے رہتے تھے۔ (متوالی الاحزان ودائم الفکرة ،بخاری) جس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا'' **فلعلک باقع نفسک علی اثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفاً**''۔ (کہف:۶) یعنی اے محبوبؐ آپ شاید ان کے پیچھے غم کرتے ہوئے اپنی جان دے دیں گے کہ وہ کافر ایمان نہیں لائے ہیں۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر رنج و غم کے آثار ہمیشہ نظر آتے تھے، حالانکہ آپ کے سراپا کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے جاں نثار صحابہؓ کرام کا قول فیصل ہے کہ آپ کا رخ زیبا چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ روشن و منور رہتا تھا، اصحاب رسول اور وارفتگان نبیؐ کا حلفیہ بیان ہے کہ ایام بیض میں وہ کبھی آپؐ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے اور قمر کی تابندگی پر نظر ڈالتے تو بے شک انہیں روئے انور کے مقابلے میں چاند کی تجلی ماند پڑتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

حاصلِ کلام یہ کہ جس کسی شاعر و ادیب کو اس کے منظوم و منثور نعتیہ تخلیقات میں ''منعوت''، صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عالیہ کے مختلف نورانی جہات اور متفرق ماورائی حالات

کے ذکر کی توفیق ''ناعت'' عزاسمہ کی طرف سے بخشی گئی ہو۔ اسے چاہئے وہ اس یقین کامل اور اعتقاد جازم کے ساتھ انہیں پیش کرے کہ وہ صفات تمام کے تمام اعجاز سے متصف و مملو ہیں اور اس بات کا خیال ضرور رکھے کہ آپؐ کی کسی بھی صفت کا بیان اس طور پر نہ ہو کہ جس سے نعت کے عالی مقام و بلند مرتبہ کے مجروح ہونے کا خدشہ لاحق ہو جائے، علاوہ ازیں نعتوں میں ایسے اوصاف کا تذکرہ نہ ہونا چاہئے کہ عنوان میں نعت کے بجائے منقبت لکھا جائے تو صحیح معلوم ہوتا ہو۔ اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات غیر معمولی اور ابدی ہیں انہیں سطحی اور وقتی بنا کر ضبط تحریر میں لے آنا انتہائی بے ادبی و گستاخی ہے۔ نیز یہ نکتہ بھی ذہن نشین رہے کہ ہمارے اکثر نقاد نعتوں میں غلو سے بچنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں، راقم الحروف کی رائے میں غلو کے مفہوم و معنی کے متعین کئے بغیر یہ بات قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ حضور اکرم کا مقام و مرتبہ کو سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی کما حقہ جان نہیں سکتا تو پھر یہ کیسے کہا جائے کہ اس حد تک رتبۂ رسول ہے اور اس حد کے بعد مرتبۂ خدا شروع ہوتا ہے۔ آپؐ کی تعریف میں جس قدر بھی مبالغہ آرائی کریں وہ مبالغہ نہیں ہوگا بلکہ وہ حقیقت مطلقہ کا حصہ ہی ہوگا۔

بڑے ہی عجز سے نعتوں میں راہی
وہی عاشق غلو بیٹھا ہوا ہے

لہٰذا ہمیں صرف اتنی احتیاط ضرور کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں غیر اللہ کو شریک نہ کریں۔ پھر اس کے بعد ہمیں یہ کہنے کا پورا حق حاصل ہوگا کہ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''۔ آخر میں احقر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہے کہ بعض اہل قلم نعت پر اظہار خیال کرتے ہوئے بڑے شد و مد کے ساتھ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنے کے لیے آپؐ سے والہانہ محبت و انتہائی عقیدت ضرورت ہے اور دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ نعتوں میں کسی بھی صورت میں ''تم اور تیرا'' کا استعمال روا نہیں ہے چنانچہ کوئی نعت گو شاعر شاعری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ''فرطِ عشق و محبت'' میں ''تمہارا اور تیرا'' سے خطاب کرتا

ہےتو اس طرزِ تخاطب کو بے ادبی پر محمول کرتے ہوئے اس پر سخت گرفت کرتے ہیں' حالانکہ ایک سچے عاشق کے لیے مروجہ آداب کا لحاظ رکھنا بے حد مشکل ہوتا ہے۔اسی لیے کہا گیا ؎

''ادب گاہ است زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کرہ آید جنی و بایزد ایں جا''

وہ بے ساختہ جوبھی کہہ دیتا ہے اس میں نعوذ باللہ گستاخی کا شائبہ تک نہیں رہتا۔جس کی مثالیں عربی و فارسی نعتیہ قصائد سے موجود ہیں۔راقم کی دعا ہے کہ اللہ رب العزت تمام قلمکاروں کو حضور پُر نور کی ہرادا پر قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

ڈاکٹر راہی فدائی

حضرت مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین قادری شرفیؒ
سجادہ نشین شرفی چمن حیدر آباد

راہیٔ مہبطِ انوار

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین الصلوٰة والسلام علی رسولہ الکریم

تحمید ربانی وتسلیم محبوب سبحانی صلی اللہ علیہ وسلم بجالاتے ہوئے تذکرہ کرتا ہوں اس شیفتۂ رسول صلعم کی بارگاہ رسالت پناہی میں وابستگی اور عقیدت کا جو عشق رسول صلعم کے دریائے بے کنار میں غوطہ زن ہوکر سرتاپا انوارِ محبت میں بھیگنا جس کا شیوۂ بے پناہ الفت کے اجالوں سے لولگانا جس کا وتیرہ' دل کی دھڑکنوں کو نورانی الفاظ کی وضع دینا جس کا کام' سوزِ جگر کو انگارۂ خلوص سے تازگی بخش کر درون احساس اک نامعلوم سی لذت اٹھانا جس کی مصروفیت' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہت کو اجاگر کرنے کے لیے رگ محبت کو زبان دے کر آواز اٹھانا جس کا مقصد اور اپنے انداز میں اپنی بات کو منوانا جس کا طریقہ ہو ان سب خصائص کو جمع کر کے ایک تصویر یا شکل بنائی جائے تو مظہر ہوگا ؎

فکر شاعر کہ مہبط انوار
شعر تر ہے کہ آیتوں کا نزول
(حضرت علامہ فدوی باقویؒ)

جی ہاں''مہبط انوار'' نزول آیات کی توصیف وتعریف سے مزین تالیف کی صورت جلوہ گر ہے۔جس میں بیان (شعر) کا مرکز ومحور صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ

ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ ہی عظیم آیت الٰہی اور کرشمہ ہے کہ جن کی حرکات و سکنات عالم کن کی امکانی شکل اختیار کر گئیں جو انوار الٰہیہ سے ممیّز و مشکّل ہے اور ''انا من نور اللّٰہ و کل شی من نوری'' کا خلاصہ بھی۔ یہی من نوری کا راز جب ڈاکٹر راہیؔ فدائی جیسی بلند پایہ شخصیتوں کے قلب و نگاہ پر کھل جاتا ہے تو وہ ''مہبط انوار'' کے اسرار کمالیہ سے اک کیف اٹھاتے اور اسرار الٰہیہ کی پناہ میں بے پناہ سرور تلاش کرتے ہوئے کمال انسانیت اور مقصد حیات کو پالیتے ہیں بقول علامہ اقبالؒ ؎

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

اسرار الٰہیہ کی آشنائی کے بعد ایک ہی شغل رہ جاتا ہے کہ اس صناعی کے گیت گنگنانا خودمست و بے خود رہنا اور زمانے بھر کو مستانا' ان ہی محرکات کی دین ہے ''مہبط انوار''۔

مہبط انوار کے خالق ڈاکٹر راہیؔ فدائی سے میری ملاقات تقریباً 15-16 برس پہلے شہر مدراس کے علاقے رائے پیٹا میں منعقدہ ایک مشاعرہ کی محفل میں مرحوم راجی صدیقی (شہر مدراس کے ایک مشہور زمانہ شاعر) کی وساطت سے ہوئی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کسی حادثہ کا شکار پیر کی علت میں گرفتار دیوار سے ٹیک لگائے مرحوم سید مرتضٰی حسین صاحب (شہر مدراس کے ایک معزز صاحب نظر) سے محوگفت وشنید تھے۔ راجی صاحب کے تعارف کو ایک سرسری مسکراہٹ پر لیتے ہوئے حضرت نے اپنی علت کا اظہار کر کے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر اپنی مصروفیت (حسین صاحب سے گفتگو) میں مشغول ہو گئے۔ یاد نہیں کہ اس وقت آپ نے محفل میں حصہ لیا یا نہیں بس بات آئی گئی ہوگئی اور اکثر محافل میں خصوصاً راجی صدیقی' حسن فیاض' حضرت کاوش بدری' حضرت سید مرتضٰی حسین' حیات مدراسی اور علیم صبا نویدی (مدراس کی ادبی دنیا کی معرکتہ الآرا ہستیوں) کے لبوں پر ڈاکٹر راہیؔ فدائی کے ذکر

کے جھرنے پھوٹتے رہتے اور مجھے احساس ہوتا کہ حضرت کی ملاقات مجھ سے تو نہایت روکھی سوکھی رہی اور لوگ ان کی مداحی میں ہمیشہ لب تر ہیں' تعجب ہے! خیر مجھے اس سے سروکار نہیں کہ وہ مجھ سے روکھے انداز میں پیش آئے لیکن اکثریت ان کے ذکر خیر میں کوتاہی نہیں برتتے! الحمدللہ ماشاءاللہ صبحان اللہ جب بھی ان کا ذکر ہوتا میرے لب بھی یہ الفاظ دہراتے بس۔

2001ء میں جب میں حیدرآباد واپس آچکا تھا اور حیدرآبادی محفلوں اور حیدرآباد کی ادبی علمی شخصیتوں سے نزدیکی حاصل ہو رہی تھی ان میں قاضی غضنفر علی اسد ثنائی سے ہمسائیگی اور آشنائی مہیا تھی۔ ان سے قبل ان کے والد محترم مولانا قاری انصار علیؒ صاحب سے بھی ہمارے قدیم روابط تھے۔ اس نسبت سے قاضی اسد ثنائی اور سردار سلیم سے بہت زیادہ قربت ہے اور اسد ثنائی جو سالنامہ الانصار کے مدیر بھی ہیں' انہیں علمی سماجی اور مذہبی شخصیتوں سے تعلق خاطر رکھنے کا جنون کی حد تک شوق بھی ہے اور قضاءت کی بدولت ان کا کام بھی دو دلوں کو ملانا ہے۔ لہٰذا وہ موقع تلاش کرتے رہتے کہ آپس میں میل جول ملاقاتیں وسیع ہوں اس طرح وہ ایک دوسرے کو قریب لاتے اور تعارف و تعلق بڑھاتے رہتے ہیں۔ جب کوئی شخصیت ادبی علمی سماجی مذہبی وارد ہوتی ہے یہ اپنے تمام دوستوں بہی خواہوں سے ان کو ملاتے ہیں' ان کے خوش کردار اور اخلاق کے علمی سعادتوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں ایک دوپہر بعد نماز ظہر جب میں اپنے دیوان خانے میں فارغ تھا اسد ثنائی اجازت لیتے ہوئے میرے دیوان خانے میں داخل ہوئے اور نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دی کہ ''میرے ثنائیہ مدرسے کے استاد محترم حضرت راہیؔ فدائی تشریف لائے ہیں' میں نے ان سے آپ کا تذکرہ کیا تھا وہ آپ سے ملنے کے خواہشمند ہیں اگر اجازت ہو تو بلالاؤں؟'' میں نے کہا ''حضرت تو بہت لئے دئے رہتے ہیں اک دفعہ مدراس میں ملاقات ہوئی حضرت نے کوئی توجہ نہیں دی''۔ انہوں نے کہا آپ ملاقات کیجئے بعد میں یہ سب تبصرہ کیجئے۔ بہرحال حضرت سے ملاقات کے لیے تیاری شروع ہوگئی۔

ہم نے دیوان خانے کی بے ترتیبی کو درست اور اپنے جامہ لاابالی کو ٹھیک ٹھاک کیا' بعدازاں حضرت راہی فدائی کا انتظار شروع ہوا۔ چند ہی لمحوں بعد ایک گاڑی ہمارے دیوان خانے کے سامنے رکی سب سے پہلے اسد ثنائی آئے پھر 4یا5 شخصیتیں باہر آئیں' ان میں ضرور ڈاکٹر راہی فدائی بھی تھے جو چاق و چوبند ہشاش بشاش ہنستے مسکراتے آگے بڑھے اور مصافحہ کرتے ہوئے مدراس کی ملاقات اور اس وقت اپنی مزاج کی ناسازی پاؤں کی علت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے رویے کی صفائی پیش کی' مجھے یاد آیا کہ میں حالات کا اندازہ کئے بغیر شاکی رہا۔ ڈاکٹر راہی فدائی کے ساتھ حیدرآباد کے ممتاز شاعر ترجمان اقبال و غالب حضرت مضطر مجاز' سردار سلیم اور دیگر صاحبین بھی تھے۔ یہ پوری جماعت اک قافلہ کی شکل میں جلوہ افروز ہوئی۔
تفصیلی بات چیت تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ مختلف مسائل پر گفتگو کے دوران پتہ چل گیا کہ حضرت راہی باوقار محتاط رویہ کے مالک خوددار خودکفیل مزاج کے حامل ممتاز عالم دین اور باعمل سیرت کے علمبردار ہیں۔ تمام اسلامی رواداریوں اور اصولوں کے پابند' پکے اور سچے اہل سنت امتی ہیں اور درس و تدریس کے منصب پر فائز ہیں۔ زندگی کے تمام نشیب و فراز سے فارغ تجربہ کار دانشور ہیں۔ مزاج میں بردباری' استقلال' تحمل ان کا خاصہ ہے۔ اہل علم' اہل صوفیا کے قدردان اور عقیدت کی حد تک ان سے محبت رکھتے ہیں چنانچہ اپنے نام کے ساتھ اپنے قابل ترین استاد محترم حضرت فدوی کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنالیا اور ''فدوی'' کی نسبت سے ''فدائی'' اپنے نام میں اضافہ کرلیا۔ یہ محض بزرگوں سے وابستگی اور سچی عقیدت کی علامت ہے۔ اس میں کوئی ریاکاری اور دکھاوا نہیں جو کام بے لوث ہو اور جس میں سچائی اپنا گھر کرچکی ہو اس کام کو زوال نہیں اور اس نام تک کوئی برائی نہیں پہنچ سکتی۔

راہی فدائی صاحبِ علم' مضبوط اور فعال قلم کے مالک ہیں۔ ان کی نظر بسیط زندگی کے کئی شعبوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ اور بیسیوں موضوعات پر آپ کے رشحات قلم تحقیقی و تنقیدی

تبصروں سے بھرپور ہوکر منصۂ طباعت و اشاعت کا نذرانہ بن کر مقبول عام ہوئے ہیں۔ حضرت راہی فدائی کا حوصلہ مندانہ قلم ملک کے ممتاز دانشور و نقاد آسمان ادب کے سب سے روشن مینار عالمگیر شہرت یافتہ ادیب پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی صاحب سے داد تحسین حاصل کرچکا ہے۔ پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی صاحب بہ نفس نفیس قدردانی کے لیے آپ (راہی فدائی) کی تصانیف کی رسم اجراء کی تقاریب میں ہزاروں میل کا سفر طے کرکے شریک ہوتے ہیں اور آپ کی علمی ادبی اڑان اور پرواز پر نذر تحسین پیش کرتے ہیں۔

حضرت راہی فدائی صرف بلند پایہ عظیم المرتبت ادبی حلقے کے ہی ممدوح نہیں بلکہ عوام الناس میں بھی آپ کی علمی صلاحیتوں کا بول بالا ہے۔ آپ کے نزدیک صف اول کے ادیب و شاعروں کا ہی مقام نہیں عوام کے ہر طبقے سے آپ کا تعلق اور ربط وضبط ہے۔ آپ کہیں جاتے ہیں آناً فاناً علمی اور شعری محفلوں کا انعقاد عمل میں آجاتا ہے یا آپ کے پاس کوئی بھی درجہ کا عالم یا شاعر آجاتا ہے تو فوراً اس کے اعزاز میں محفل کا انعقاد عمل میں آجانا اک امر ضروری ہے۔ یہاں تک کہ مختصر سے مختصر عرصے میں طرحی شعری محفلوں کا انعقاد حضرت راہی کا اک عظیم کارنامہ ہے۔ اس سے میل جول رکھنے والے کی عزت افزائی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے اور علم و فن کی بقا و ترویج کا سامان بھی باقی رہتا ہے۔ اس حساب سے مولانا راہی فدائی اپنی ذات اور اپنے وتیرے میں اک بہت بڑی انجمن ہیں۔ جو ترتیب اور بے ترتیب ہر طریقے سے دین و ادب اور زبان کی خدمت میں انجان طریقے سے مصروف ہیں۔

حضرت راہی فدائی نام و نمود سے اور اپنی ستائش کے جذبے سے بہت دور ہیں' اک طور سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے جھجک اور شرم محسوس کرتے ہیں۔ آپ کی شعری صلاحیت بعض اوقات حواس کی فہم سے آگے نکلی ہوئی ہوتی ہے اور شاید اس کا خود انہیں بھی احساس رہتا ہو۔ اس لیے کبھی کبھی اپنے آپ کو عوام الناس میں لانے سے گریز کرتے ہیں۔

عوام الناس پر اپنے اعلیٰ علمی فکر کی اڑان کے خاموش اثرات کو دیکھ نہیں سکتے شاید اسی لیے ان سے سامنا کرنے سے انجانیت برتتے ہیں۔

ایک مرتبہ کڑپہ کے آل انڈیا طرحی نعتیہ مشاعرے میں حیدر آبادی چنندہ شعرا بہ اصرار مدعو کئے۔ شرکت کنندگان کا آپ نے استقبال بھی کیا اور باضابطہ مہتم بالشان انداز سے تمام خدمات انجام دینے کا اہتمام بھی کیا اور عین مشاعرے سے گھنٹہ دو گھنٹے قبل اپنے مکان پر تمام مدعوئین کو بلوا کر ضیافت کے ساتھ اپنا طرحی کلام بھی پیش کر دیا جو نہایت اعلیٰ مضامین اور قافیوں سے مزین، فکری پرواز اور زبان ادب اردو کا اعلیٰ ترین نمونہ تھا۔ اس کے بعد مہمانوں کو مشاعرہ گاہ کی طرف روانہ کر کے خود اپنے گھر میں رہ گئے۔ دریافت کرنے پر فرمایا جس کو کلام سنانا تھا سنا دیا اب کس کو سناؤں کیوں محفل میں آؤں، یعنی یہ اک شرمیلے پن کی مثال تھی۔

زبان و ادب میں راہیؔ فدائی یگانۂ روزگار ہیں۔ آپ کی غزل نت نئی تراکیب، نو بہ نو قافیہ و ردیف اور انوکھے مضامین کی آئینہ دار ہے۔ فارسی اور عربی الفاظ تانتا باندھے آپ کی غزل کے دربار میں دست بستہ کھڑے ہیں۔ 11 اردو شعری مجموعے آپ کی روانی طبع اور ادق پسندی کے غماز ہیں۔ آپ کی ادق پسندی کی مثال دیتے ہوئے پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی نے آپ کو ٹیڑھی زمین اور اجنبی لہجہ کا شاعر کہا ہے۔

یہی ٹیڑھی زمین اور اجنبی لہجہ جب پیکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی کی طرف رجوع ہوتا ہے تو اس کے انداز میں ادب احترام، آہستگی تحمل عقیدت، محبت، درد، احساس لگاوٹ، اظہار تڑپ، بے چینی، اضطراب، کیفیت روحانی اور ذہنی فکر رسا کی حالت اور ہی ہو جاتی ہے ؎

کچھ نعت مقدس کا سلیقہ ہی عطا ہو
دہلیز پہ ہے فکر رسا احمد مختارؐ

حضرت راہیؔ فدائی کی شاعری پڑھ کر ان کے افکار پر الفاظ کے کمال کا گمان ہوتا ہے

اور کبھی ذہن رسا کے حسن پر، ذہن رسا جب حسن تک پہنچ جاتا ہے تو خود بخود الفاظ میں باریکی، تازگی اور نزاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت راہیؔ فدائی کا کلام ذہن رسا کا حسن اور الفاظ کے کمال کا آئینہ مہبط انوار بن گیا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ خلوص کی سچائی اور ذہن رسا کی علامت ہے ؎

فکر راہیؔ کو پروبال عطا کر شاہا
علم و فن تیرے ہیں قرطاس و قلم تیرے ہیں

مہبط انوار نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزین نعت ہی نعت اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ذکر رسولؐ ہے۔ اس کتاب کے تمام موضوعات آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف ہی محو گردشی ہیں، اس میں غم دوراں بھی ہے غم روزگار بھی، اپنوں کا درد بھی ہے پرایوں کی بے حسی بھی جنگ کا موسم بھی ہے امن کی گھٹائیں بھی، لطف زندگی بھی ہے۔ اندیشۂ حشر بھی غرض شعبہ حیات کا ہر موضوع ہے اور ہر موضوع، مہبط انوار حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقوش قدم کو محور بنائے ہوئے ہے۔ وہ نقوش قدم جو عرش اعلیٰ کی زینت بنے وہ نقوش قدم جو منقش ہیں عرب کے ریگزاروں میں، نچس ہیں مومنوں کے دلوں پر۔ یقیناً مہبط انوار جو نعت ہی نعت ہے، انوار محمدیؐ کو اپنے آغوش میں سمائے سراپائے محمدی اور سیرت محمدی کو اس طرح بیان کرتا ہے ؎

سراپا حسن زیبا آپ کی ذات مقدس ہے
مکاں کیا چیز شیدا لامکاں ہے یا حبیب اللہ
واللیل زلف ہیں رخ زیبا ہے والضحیٰ
قرآں گواہ حاصل قرآں ہیں مصطفیٰ
بلائیں حسن مطلق، رخ کی لیتا ہے
حسینوں کے حسیں ہیں سرور کونینؐ

خطا کارو، گنہ گارو چلے آؤ
شفیع المذنبیں ہیں سرورِ کونینؐ

زلف واللیل پہ وارفتہ ہوئی شام حسیں
روئے والشمس کے صدقے میں سحر ہوتی ہے

عطا فرمایئے نشوونما کی برکتیں ساری
شجر تو ہوں بظاہر کھوکھلا ہوں یا رسول اللہ

رب نے بعد مدت کے اس کی التجا سن لی
وحی کو شرف بخشا مصطفیٰ کی نسبت کا

پیٹ پر جو پتھر ہیں، سرورِ دو عالمؐ کے
سنگِ کعبہ سے افضل، حکم یہ طریقت کا

آپ کے قدموں میں مل جائیں گی ساری رفعتیں
سعی لاحاصل خلاؤں کا سفر یا مصطفیٰ

قابلِ صد ہزار مبارکباد ہیں حضرت راہیؔ جو علمی، ادبی سرگرمیوں میں مصروف رہ کر اپنے آپ کو بارگاہِ محمدی میں محسوس کرتے ہوئے نعت کے وسیلے سے اپنی زندگی کو ثوابِ دارین سے مزین لمحات مہیا کراتے ہیں جو ان کی ادبی عالمگیر شہرتوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

مہبطِ انوار کی طباعت و اشاعت بھی اس حسین ترین زمرے میں شامل ہے جو حضرت راہیؔ کو راہیِ ارضِ مدینہ و منبعِ مہبطِ انوارؐ کے قدوم عرش رس تک پہنچاتے ہوئے یقیناً جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین درجہ پر انوار پر فائز کرے گا۔

چنانچہ مہبطِ انوار کا ایک ایک لفظ میری اس بات کی دلیل بن سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

چاند تاروں کو دیکھنے والے
دیکھ نقشِ قدم محمد کا

فرش پر اک قدم شبِ اسریٰ
عرش پر اک قدم محمد کا

عشقِ نبیؐ حیات ہے زنداں ترے بغیر
کب ہو سکا ہے گھر یہ چراغاں ترے بغیر

چاہِ زم زم سے مقدس، حوضِ کوثر سے عظیم
آپؐ کا چاہِ زنخداں رحمۃ للعٰلمینؐ

رقص میں ہے ہر نفس صلِّ علیٰ کی تھاپ پر
نغمۂ تارِ رگِ جاں رحمۃ للعٰلمینؐ

کیا کہیں پیراہنِ اقدس کے پیوندوں کا بخت
آپ کی نسبت کے صدقے میں مکرم ہو گئے

عرقِ جسمِ مطہر کی مہک کیا کہئے!
مشک و عنبر بھی پریشاں ہیں رسولِ اکرمؐ

تمنائے ہر دل، دیارِ مدینہ
ہے رشکِ ارم لالہ زارِ مدینہ

بام و در سدرہ سے بہتر یا محمد مصطفیٰؐ
رشکِ جنت آپ کا گھر یا محمد مصطفیٰؐ

سکوت آپؐ کا بحرِ ذخّارِ معنی
اشارہ بھی حکمت کی اک آبجو ہے

غیب اور حضور آپؐ کے حق میں ہیں مساوی
علم آپؐ کا لاریب مکمل وہی ہے
تنویر چراغ ازلی! تیرے مقابل
کیا چیز حیات شرر بولہبی ہے
بڑے ہی عجز سے نعتوں میں راہیؔ
وہی عاشق غلو بیٹھا ہوا ہے

یہ الفاظ اسی شخصیت کے لبوں کی نورانی صدا ہو سکتے ہیں جس کا دل عشق محمد سے سرشار ہو اور جس کے دل کی دھڑکنوں کی تڑپ حضور پاک کے قدوم تک پہنچ سکتی ہے۔ اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے حضرت راہیؔ کو مبارکباد دیتا ہوں مہبط انوار کی پرنور اشاعت وطباعت پر اور سچے دل سے امید رکھتا ہوں کہ کتاب بارگاہ نبویؐ میں مقبول ہو کر عاشقان رسولؐ کی وابستگی کے جذبات کو سکون پہنچائے گی اور ہم سب کے لیے وسیلۂ نجات بنے گی۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

❖❖❖

پروفیسر محمد علی آثر

پیش گفتار

ڈاکٹر راہیؔ فدائی کا شمار دور حاضر کے ان اہل قلم اور ارباب فکر و دانش میں ہوتا ہے، جن کا خامہ بہ یک وقت تنقید، تحقیق، علوم اسلامیہ اور شاعری کے دوائر اربعہ میں یکساں تبحر، مہارت اور فنی بصیرت کے ساتھ ادبی جولانی دکھاتا ہے۔ نثر سے قطع نظر جہاں تک شاعری کا تعلق ہے، راہی فدائی ایک خوش بیان، خوش فکر اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ جنہوں نے اردو شاعری کی کلاسیکی روایات سے اپنا تخلیقی رشتہ استوار رکھتے ہوئے فکر کی ندرت لہجہ کی تازگی اور نئے طرز احساس کے ذریعہ عصر حاضر کے شعراء میں اپنی ایک منفرد شناخت بنائی۔

نعت صرف ایک نورانی لفظ اور صنف سخن ہی نہیں بلکہ آفاقی اور اعلیٰ شاعری کے عناصر کا بہترین نمونہ بھی ہے۔ بقول ڈاکٹر ابوالخیر کشفی ''نعت گوئی اپنے وجود کی سچائیوں کے ساتھ حضور کی خدمت عالیہ میں حاضری اور اس انتظار کا نام ہے جس کا پورا مفہوم معلوم نہیں۔ رحمت اور عطائے بیکراں کا انتظار''۔

نعت سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت کا نام ہے اور محمد کے معنی نعت کے ہیں۔ جس طرح حمد سنت نبوی بھی ہے اور مخلوق کا پسندیدہ فعل بھی، اسی طرح نعت سنت خداوندی ہے۔ جس میں ملائکہ اور مخلوق بھی شریک ہوتی ہے۔

موجودہ عہد اور اکیسویں صدی نعت کی صدی ہے۔ ہر طرف مدحت آقاؐ کا غلغلہ ہے۔ طرحی نعتیہ مشاعرے بھی کثرت سے ہو رہے ہیں اور شعراء کو از خود نعت کہنے کی تحریک

ہو رہی ہے۔ نعت کے لیے کوئی صنف سخن کا اختصاص ضروری نہیں۔ یہ کسی بھی ہئیت اور فارم میں لکھی جاسکتی ہے۔ لیکن جس فارم یا پیکر کو اس صنف مقدس کے لیے سب سے زیادہ محبوبیت حاصل ہوئی وہ غزل ہے۔ ساجد لکھنوی کے بقول ''ابتدائے اردو شاعری سے اگر آپ بہ نظر غائر مطالعہ کریں تو آپ کو 95 فیصد نعتیں غزل کے فارم میں ملیں گی''۔

ڈاکٹر راہی بنیادی طور پر غزل کے شیدائی و فدائی ہیں۔ حال ہی میں ان کا کلیات غزل ''فبہا'' کے نام سے منظر عام پر آیا ہے۔ غزل ایک حرف شیریں اور استعارۂ رقصاں ہے۔ وہ اس قدر کافر صنف ہے کسی مصلحت کے در پر اپنے مزاج اور ناز و انداز کو قربان نہیں کرتی لیکن در خیر البشرؐ پر آکر سجدہ تعظیم بجالاتی ہے کہ اسی در اقدس سے اس کی گل بدنی کو وہ معطر اور منور فضا میسر آئی جس کے بغیر وہ ادھوری اور نامکمل تھی۔ غزل کی رمزیت اور ایمائیت اشارہ و کنایہ کے علاوہ اس کی دوسری خصوصیات بھی نعت میں در آئی ہیں۔ حضور اکرمؐ سے اظہار محبت اور آپؐ کی تعریف و توصیف کے سلسلہ میں نعت پر غزل کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ نعت گوئی میں عقیدت اور عشق رسولؐ اساسی اہمیت رکھتے ہیں۔ جن میں جذبہ اطاعت، طلب شفاعت، حصول ثواب، استمداد و استغاثہ سبھی کچھ شامل ہیں۔

قرآن حکیم میں حضور ختمی مرتبت کے لئے ایک طرف سراپا رحمت، سراپا ہدایت، صاحب کوثر، معلم کتاب و حکمت کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو دوسری طرف آپ کو اخلاق حسنہ کے اعلیٰ درجہ پر فائز، رحمۃ للعالمین ایمان والوں کی جان سے زیادہ عزیز اور آپؐ پر اللہ کے فضل عظیم کی تصدیق بھی کی گئی ہے۔ نیز آپؐ پر، صحابہ کرامؓ پر، ازواج مطہرات اور اہل بیت پر درود و سلام بھیجنے کو مستقل عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

راہی فدائی ایک جید عالم دین اور علوم اسلامیہ کے معتبر اسکالر اور استاذ رہے ہیں۔ انہیں جنوبی ہند کی مشہور زمانہ دینی دانش گاہ باقیات الصالحات کے علماء اور اساتذہ سے

فیض حاصل کرنے کا موقع ملا ہے جہاں کی منور اور معنبر فضائیں ''قال اللہ تعالیٰ'' اور ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کی دل کو چھو لینے والی صداؤں سے گونجتی رہتی ہیں۔ نعت گوئی کے سب سے بڑے ماخذات اور منابع قرآن و حدیث ہی ہیں۔

نعت گوئی کے دو اہم ستون ہیں ایک ''جوش عقیدت'' اور دوسرا ''شعری معیار'' اس لحاظ سے راہی صاحب کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کا کلام پختہ اور عقیدت پختہ تر ہے۔ ان کی شاعری محض رسمی یا رواداری کی شاعری نہیں بلکہ گہرے عقیدت اور سچے جذبات کی شاعری ہے۔ رسول اکرم نبی مکرم سے ان کی قلبی وابستگی ان کے ایک ایک شعر سے مترشح ہے اور ان کی نعتوں میں ایک طرح کا والہانہ پن اور وارفتگی ہے۔ جو بغیر حب نبیؐ کے ممکن نہیں۔ درج ذیل اشعار میں راہی صاحب کے عشق نبیؐ روضہ اطہر پر حاضری کی تمنا مدینہ منورہ پہنچنے کی آرزو اور تڑپ ملاحظہ کیجئے ؎

صدق دل سے جس نے کی مدحت سرائی آپ کی
ہے وہی اعلیٰ سخنور یا محمد مصطفیٰؐ
اک ذرا اذن دیں، بے خطر سر کے بل
در پہ آئیں گے ہم خاتم المرسلیںؐ
درود پاک سجاکر زباں پہ باخلاص
مرے قلم کے جیالو شہیر ہوجاؤ
بفضل حق منور ولولہ ہوں یا رسول اللہؐ
میں غم میں آپ کے پل پل جلا ہوں یا رسول اللہؐ
سعادت روضۂ اطہر کے بوسے کی جو مل جائے
مقدر رشک انجم ہو ہمارا یا رسول اللہؐ

تمنائے ہر دل، دیارِ مدینہ
ہے رشکِ ارم لالہ زار مدینہ

روضۂ مقدس کی حاضری کا یہ عالم
فرطِ شرم ساری سے سیلِ اشک جاری ہے

آپ پر قربان ہیں سب جان و مال و والدین
اصلِ ایماں ہے محبت سرورؐ کونین کی

راہیؔ یہ یقیں جانئے فیضان نبیؐ سے
فکر رہ طیبہ میں ہیں اسفار ہمارے

حضور اکرمؐ کی سیرت پاک اسمائے گرامی اخلاق و کردار شمائل مبارک اور معجزات و غزوات کے بیان میں بھی راہیؔ فدائی کی فکر رسا اور خامۂ جادو رقم نے اپنا کمال دکھایا ہے۔

طٰہٰ و نون آپ ہیں یٰسین آپ ہیں
خلّاق کی کتاب مصوّر رسول پاکؐ

حیات پاک کا اعجاز سرمدی واللہ
ہے اسوۂ حسنہ مفلس و غنی کے لئے

آپ شمس الضحیٰ آپؐ بدرالدجیٰ
آپ نورالہدیٰ خاتم الانبیاء

اعجاز دیکھ! دست مقدس کے لمس سے
بے برگ و بار پیڑ ثمردار ہوگیا

بدر و احد کی جنگ ہو یا غزوۂ حنین
دست دعا کے ساتھ ہے تلوار بھی شریک

ڈاکٹر راہیؔ کی شاعری اور خصوصاً غزلوں میں عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ اور تراکیب نظر آتی ہیں، اسی لئے ان کلام کو ادق کہا گیا اور شمس الرحمٰن فاروقی نے انہیں ’’ٹیڑھی زمینوں اور اجنبی لہجے کا شاعر‘‘ کہا ہے۔لیکن راہیؔ کی نعتوں میں یہ بات بالکل نظر نہیں آتی۔ ان کی نعتیں سلیس وسادہ اور شستہ و شگفتہ ہیں۔ وہ شعر کہنے اور شائع کرنے میں جلد بازی اور رواروی سے کام نہیں لیتے۔ان کی نعتوں میں ان کے لہجے کی انفرادیت کے باوجود بلا کی روانی اور نغمگی موجود ہے۔

یہاں سر کے بل چل کے آتے ہیں راہیؔ
مقام ادب، رہگذارِ مدینہ

غزل میں پروازِ تخیل کی پوری آزادی ہوتی ہے لیکن نعت میں اس کی گنجائش نہیں یہاں حدادب کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔

اُمّی لقب حضور اقدسؐ اسلام کے پہلے مدرسے (صفہ) کے معلمِ اکرم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ’’سراجا منیرا‘‘ (روشن چراغ) ویعلمه الکتٰب والحکمة (معلم کتاب و حکمت) لتخرج الناس من الظلمات الیٰ النور (تاریکیوں سے نکالنے والے) وانه الھدی (سراپا ہدایت) ورحمة للمومنین (مومنین کے لیے رحمت) اور بشیراً و نذیراً (خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا) کہا ہے۔

ان قرآنی آیتوں سے استفادہ کرتے ہوئے راہیؔ فدائی نے بہت عمدہ شعر کہے ہیں۔

تصدیق کناں آج بھی یہ تشنہ لبی ہے
سرچشمۂ حکمت فقط اُمّی لقبی ہے

بلاغت جان دیتی تھی ذرا سی جنبش لب پر
خموشی آپؐ کی اُمّی لقب لبریز حکمت تھی

فصاحت، بلاغت سبھی اس پہ قرباں
بس اک گفتگو آپؐ کی گفتگو ہے
تکمیل دیں کا مژدہ ملا آپؐ کے طفیل
پایا نہ کوئی دین یہ اعزاز دیکھنا
در اقدس کہ جہاں بٹتی ہے دارین کی بھیک
جبہ سائی بھی وہاں زینت سر ہوتی ہے
آپ داتا سب سوالی منتظر ہے ہر کوئی
در پہ ہے راہیؔ بھی مضطر یا محمد مصطفیٰؐ
حریمِ نورِ سراجِ منیر ہوجاؤ
نبی کا نام لو روشن ضمیر ہوجاؤ
قول ہے مہرِ صداقت، فعل ہے ماہِ ہدیٰ
حکمت و ادراک سے تابندہ اسوہ آپؐ کا
راستی، روشن خیالی، راہ حق کی رہبری
آپ کی امت کے جوہر یا محمد مصطفیٰ
رہو گے نعمت نسبت سے سرفراز ضرور
غلام آل بشیر و نذیر ہوجاؤ

اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ بحیثیت نعت گو راہیؔ کا مقام یقیناً بہت بلند ہے۔ تبحر علمی کے ساتھ ساتھ ان کے عقیدے اور عقیدت کی وضاحت ہوتی ہے۔ وہ مذہب سے گہرا تعلق رکھنے کی وجہ سے اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔ ان کے کلام میں جوش عقیدت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اطاعت خداوندی اور اتباع رسولؐ کی طرف

راغب کرنے کے واضح اشارے ملتے ہیں۔ حضور اکرم کے مختلف اسمائے پاک کو ردیف بنا کر راہیؔ فدائی نے جو نعتیں سپرد قرطاس کی ہیں۔ ان میں بلا کا سوز واثر اور دل کشی و رعنائی نظر آتی ہے۔ بعض اشعار تو سنتے ہی دل کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں۔ اس قبیل کے اور اس کے علاوہ چند دیگر اشعار ملاحظہ کیجئے اور سر دھنیے ۔

چلچلاتی دھوپ میں ہو جیسے ٹھنڈا سائباں
ہم پہ ہے رحمت کی چادر یا محمد مصطفیٰؐ
یہاں ہوتی ہے ہر دم حق و باطل کی صف آرائی
میں اپنی ذات میں اک کربلا ہوں یا رسول اللہؐ
فرشتوں نے جگایا قبر میں راہیؔ فدائی کو
تو اس نے مضطرب ہوکر پکارا یا رسول اللہؐ
فیصلہ اجنبی و دوست کے حق میں یکساں
صلح و عدل آپؐ پہ نازاں ہیں رسول عربیؐ
جمال، مال و کمالات آپؐ کا صدقہ
یہ فکر وفن بھی یہ علم و ہنر بھی آپؐ کا ہے
خود زخم کے مرہم بھی، زخم آپؐ کے تن پر بھی
تاثیر بشر ہے اک، اک خاصۂ سرور ہے
درود پاک کا میں نے سفر کیا ربی
مقام نور میں شب بھر بسر کیا ربی
شاہ دیں سرور کونین ہیں بے شک آقاؐ
کل بشر بندۂ بے دام و درم آپؐ کے ہیں

داعی بھی عین دعوت اللہ بھی ہے تو
کس کو بنائیں زیست کا عنواں ترے بغیر
خطاب رحمت عالم تمہیں کو زیب دیتا ہے
وہ اعدا پر عنایت وہ محبت ختم ہے تم پر

آخر الذکر دو شعر ''سخن دریں است'' کے مصداق ''تو تم تمہیں اور تیرے'' کے ضمائر پر نظر رکتی ہے۔ان ضمائر کا استعمال ذوق صحیح پر جو شریعت کا بھی رہین منت ہے۔کسی قدر گراں گزرتا ہے۔اگر چاہیں تو اس کی جگہ ضمیر غائب کے الفاظ ''وہ'' اور ''ان'' استعمال کیے جاسکتے تھے۔اسی طرح واحد حاضر کے لئے ''آپؐ'' کا لفظ لایا جاسکتا تھا جو راہی کی نعتوں میں کثرت سے ملتا ہے۔

راہیؔ فدائی کی نعتوں میں اس طرح کے ضمائر پہلی بار نہیں آئے ہیں۔ان سے قبل بھی متعدد نعت گو شعراء نے اس طرح کے ضمائر استعمال کئے ہیں۔لیکن نعت گوئی میں احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے وقت کوئی ایسا پیرایہ خطاب یا لفظ استعمال نہیں کیا جانا چاہئے جس میں منصب رسالت کا مکمل احترام ملحوظ نہ ہو۔حکم خداوندی ہے ''رسول کی تعظیم و توقیر کرو'' خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپؐ سے خطاب کرتے ہوئے بہت کم مقامات پر آپ کا نام (محمدؐ یا احمدؐ) لیا ہے۔صوفیائے کرام اور ناقدین نعت نے اس لازمۂ نعت کی اہمیت کا خصوصی تذکرہ کیا ہے جہاں خداوند قدوس نے رحمت عالم کو آپ کے اسمائے صفات سے یاد فرمایا ہے۔یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ڈاکٹر راہیؔ نے بیشتر نعتیں طرحی مشاعروں کے لیے کہی ہیں جیسے ؎

شریعت ختم ہے تمؐ پر، طریقت ختم ہے تمؐ پر
مقامِ قربِ رب کی ہر نہایت ختم ہے تمؐ پر

عشق نبیؐ! حیات ہے زنداں ترے بغیر
کب ہوسکا ہے گھر یہ چراغاں ترے بغیر

ڈاکٹر راہیؔ کی نعتیہ شاعری ان کے عشق رسول اور آقائے نامدار سے عقیدت اور محبت پر دال ہے۔حضور پرنور سے ہماری نسبت اور وابستگی ایسی ہے کہ اگر ہمیں مواجہ شریف کے روبرو ہونے کی سعادت حاصل ہو (الحمدللہ راہیؔ صاحب اور احقر کو روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے) تو آپؐ کے سامنے کھڑے ہونے کا تجربہ ہم پر لرزہ طاری کردیتا ہے۔اور یہ لرزہ بھی میراث نبوتؐ ہے۔جو ہمیں ختمی مرتبتؐ کی اس کیفیت اور حالت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔جب آنحضرؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی اور اس کیفیت کو خاتم النبیینؐ امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہّر ہی برداشت کرسکتا تھا ؎

کانپتا تھا وہ خوف عقبیٰ سے
دل درودوں سے ہے جری آقاؐ
با ادب آؤ در یار پہ، ہو نیچی نظر
رب نے تاکید سے فرمایا قضا سے پہلے

راقم الحروف کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پورا احساس ہے۔اس لئے اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ احقر کی کوتاہیوں اور فروگذاشتوں کو سید المرسلین کے صدقے میں درگذر فرمائے اور راہیؔ فدائی جیسے باصلاحیت اور باکمال نعت گو کی اس سعی و کاوش کو شرف قبولیت سے ہم کنار کرے اور ان کے عشق نبی رحمت میں فراوانی عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے خامہ ندرت رقم کو مدحت آقائے انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کردیں۔(آمین)

❖❖❖

علیم صبا نویدی

ڈاکٹر راہیؔ فدائی کی نعت گوئی

ڈاکٹر راہیؔ فدائی جتنے اچھے عالم و فاضل ہیں اتنے ہی اچھے نقاد، محقق اور شاعر بھی ہیں۔ آپ بحیثیت شاعر ہندو پاک میں بے حد مشہور ہیں۔ آپ جدید ترین شعرا میں بھی بہت ممتاز مقام کے مالک ہیں۔ آپ کی شاعری کے محرکات میں سب سے پہلے آپ کی افتادِ طبع ہی کو اولیت دی جاسکتی ہے۔ باقیات صالحات میں حضرت قبلہ مولانا مولوی سید شاہ عبدالجبار صاحب قادری باقویؒ مولانا مولوی محمد جعفر حسین صاحب فیضی صدیقیؒ مولانا مولوی سید شاہ محمد یعقوب بغدادیؒ مولانا مولوی رئیس الاسلام اور مولانا مولوی صبغتہ اللہ بختیاریؒ اور پھر خصوصی طور پر استادِ سخن، فخرِ دکن حضرت مولانا فدویؔ باقویؒ کی صحبتوں میں آپ نے زبان پر کافی عبور حاصل کیا۔ یہ سچ ہے کہ راہیؔ فدائی نے حضرت فدویؔ کی شاگردی میں شاعری کی روشن منزلیں بڑی تیزی سے طے کیں۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ راہیؔ نے اپنا اسلوب ہمیشہ سب سے الگ رکھا اور اس سلسلہ میں حضرت فدویؔ کی شخصیت کبھی مانع نہیں ہوئی۔ راہیؔ کو اپنے طور پر بڑھنے دیا۔ آپ نے حضرت فدویؔ سے فن شاعری کے علاوہ علم عروض پر بھی کافی دسترس حاصل کی۔ جدت پسندی راہیؔ کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی۔ تخلیقات کی پذیرائی پر راہیؔ میں خوداعتمادی پیدا ہوئی اور انہیں خودآرائی کا بھی کافی موقع ملا۔

آپ غزل کے اچھے شاعر ہی نہیں بلکہ آپ نے فن نعت گوئی میں بھی اچھا خاصا مقام

پیدا کیا ہے۔ نعت شریف کو جدید لہجے میں برتتے ہوئے آپ نے اس کے تقدس کو کہیں بھی مجروح ہونے نہیں دیا۔ نعتوں میں عربی و فارسی آمیز تراکیب کے استعمال میں راہیؔ کو قدرت حاصل ہے۔ کہیں کہیں ایسا لگتا ہے کہ آپ اپنے تبحر علمی کا جادو جگانے لگے ہیں۔ راہیؔ کی یہی تبحر علمی ہے جس نے پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی جیسے عظیم نقاد کو بھی اپنی جانب کھینچا ہے۔ بظاہر راہیؔ کی لفظیات ایک حد تک ادق ہیں مگر شعری جامع میں وہ فہم و ادراک پر کوئی زیادہ جبر نہیں ڈالتے۔

راہیؔ فدائی نے اپنے کلام کے جو مجموعے پیش کئے ہیں، ان میں سے ہر ایک کی ابتدا نعتوں سے ہوئی ہے۔

راہیؔ فدائی کی تعلیم میں روزانہ قال اللہ اور قال الرسول کے نوری جملوں کی گونج رہی ہے۔ اس لیے شکستہ اور نیک خیالات کے ساتھ معاملات و مصروفیات میں آپ نے اپنی زندگی کو نورانی بنایا ہے۔ اس طرح کے کئی ایک تعلیم یافتگان میں نمائشی مذہبی رواداری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان سے ان کی ریاکاری کا شائبہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ پتہ نہیں چلتا کہ ان میں خلوص اور سچائی کی خوشبو کس حد تک ہے۔ راہیؔ کا جہاں تک سوال ہے آپ کے طور طریقے بالکل پاک اور شستہ ہیں۔ یہی پاکیزگی اور شستگی آپ کی نعتوں میں پوری طرح اجاگر ہے۔ نعتوں میں آپ کی والہانہ عقیدت، نیازمندی اور وارفتگی نہ صرف نمایاں اور روشن ہے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و سلم سے گہری وابستگی، محبت، شیدائیت اپنی آفاقی سربلندی پر ہے۔ ڈاکٹر سید قدرت اللہ باقوی آپ کی نعتوں سے متعلق رقم طراز ہیں۔

> ”راہیؔ بذات خود پاکیزہ اور علمی زندگی گزارتے ہیں۔ ایسی پاکیزگی اور شستگی میں ان کی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ زندگی کے تجربات، زمانہ کی دھوپ چھاؤں، سماجی و سیاسی نشیب و فراز غرض ہر زاویہ حیات کا خاکہ پیش

کرتے ہوئے بارگاہ نبوت میں طمانیت کے متلاشی ہوتے ہیں۔''

اس ضمن میں آپ کی نعت کے دو شعر ملاحظہ ہوں ؎

قدم قدم پہ ضلالت کی دھند چھائی ہے
بس ایک آپ کا جادہ ہے روشنی کے لیے
ہے اختلاف کے نرغے میں امت بیضا
دعا حضورؐ کریں، ربط باہمی کے لیے

حضور اکرمؐ سے راہیؔ فدائی کی والہانہ محبت وعقیدت ملاحظہ فرمائیے۔

ہم سے پوچھے کوئی بندوق کی زد پر آقاؐ
بے خطر کہہ دیں گے ہم، رب کی قسم آپؐ کے ہیں
فکر راہیؔ کو پر و بال عطا کر شاہا
علم وفن آپ کے، قرطاس وقلم آپؐ کے ہیں
بے خوف سمت آپ کا راہیؔ ہے گامزن
ہر چند رہ میں خار مغیلاں ہیں مصطفیٰؐ
فرشتوں نے جگایا قبر میں راہیؔ فدائی کو
تو اس نے مضطرب ہوکر پکارا یا رسول اللہؐ
فدا ہے آپ کے نقش قدم پر آپ کا راہیؔ
اسے کب احتیاجِ دو جہاں ہے یا حبیب اللہؐ

نعت نبیؐ میں شمائل وفضائل نبیؐ کا بیان ناگزیر ہے۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی پوری کائنات میں کوئی مثال نہیں ہے۔مگر تمثیلات قرآنی کے سہارے آپ کی مدحت کی جائے تو شاعرانہ قیاس آرائیوں کی گنجائش نہیں رہتی۔راہی فدائی نے ان تمثیلات

سے بھرپور کام لیا ہے ؎

چہرہ والشّمس کی تفسیر ہے گیسو واللیل
سر بہ سر صورت قرآں ہیں رسول عربیؐ
اے حامل اسرار ''دنیٰ'' احمد مختارؐ
وصف آپؐ کا ''لولاک لما'' احمد مختارؐ
''واللیل'' زلف ہیں رخ زیبا ہے ''والضحیٰ''
قرآں گواہ، حاصل قرآں ہیں مصطفیٰؐ
''والشّمس'' ہے اک تذکرۂ روئے منور
''واللیل'' خم زلف دوتا احمد مختار
تو وجہ ''کن فکاں'' ہے تو ہی جان کائنات
معدوم تھا یہ عالم امکاں ترے بغیر
''طٰہٰ و نون'' آپ ہیں ''یٰسین'' آپؐ ہیں
خلّاق کی کتاب مصوّر رسول پاکؐ
نورِ حق ''شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ'' کے فیض سے
پیکرِ ظلمت جو تھے نورِ مجسّم ہوگئے

راہیؔ فدائی کی نعتوں میں احترام سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ آپ کی نعتوں کا ہر شعر حقائق کی روشنی میں نہایا ہوا ہے۔عقیدت کی حدوں میں بھی آپ حقائق کا دامن نہیں چھوڑتے۔آپ نعت گوئی کا سلیقہ جانتے ہیں اور ایک اچھے شاعر کے روبرو نعت گوئی بڑا مشکل معاملہ ہے۔بڑی مشکل سے نعت ہوتی ہے چنانچہ کہا گیا ہے ع

''باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار''

اسی وجہ سے راہی فدائی فرماتے ہیں ؎

کچھ نعت مقدس کا سلیقہ ہی عطا ہو
دہلیز پہ ہے فکر رسا احمد مختارؐ
یہاں سر کے بل چل کے آتے ہیں راہیؔ
مقامِ ادب رہگذارِ مدینہ

تمام تر نعت گو شعرا کی طرح راہیؔ نے بھی نعت گوئی کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ اسی لیے آپ کی نعتوں میں تقدس سے بھرپور مضامین کی نہ صرف جلوہ سامانیاں موجود ہیں بلکہ بارگاہ نبویؐ میں نورانی محبتیں اور عقیدتیں بھی سجدہ ریز ہیں۔

❖❖❖

ڈاکٹر مبشر احمد نشترؔ

قطعۂ تاریخ

ہجری

نعت قرطاسِ مقدر پر چمکتی صنف ہے
یہ مئے حبِّ شہہ دیںؐ کی چھلکتی صنف ہے
ناعت و منعوت سے کیوں کر نہ خوشبو آئے گی
فکر راہیؔ کے گلابوں سے مہکتی صنف ہے

۱۴۳۵ھ

عیسوی

عظمت شاہِ اممؐ کا کب کسے عرفان ہے
نعت گوئی خود شہہ لولاکؐ کا فیضان ہے
ہر زباں کی آرزو ہے مدحت ختم الرسلؐ
ناعت و منعوت میں ہر حرف اک ارمان ہے

۲۰۱۴ھ

نعت

وجودِ ذات کا دعویٰ بھی اور دلیل بھی وہ
محال ، اس کی نظیر و مثال الاّ ھو

(محامد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آرزوئے نگارش

یہ کس سے ملنے کی خواہش ہوئی مرے دل میں
تجلیات کی بارش ہوئی مرے دل میں

ہر ایک قطرۂ خوں میں ہے گرمیٔ اذکار
کہ تیز، عشق کی آتش ہوئی مرے دل میں

حدودِ شرع سے پس پا جو ہوگئیں ظلمات
نوا و نور کی تابش ہوئی مرے دل میں

جو ہے مصور ہستی کا شاہکار ازل
اسی حسیں کی نمائش ہوئی مرے دل میں

شبِ فراقِ محاسن کا اختتام ہے خوب
طلوعِ ترکِ فواحش ہوئی مرے دل میں

وہ ناز سراپا ، نیاز میرا وجود
کرم ہے، اس کی رہائش ہوئی مرے دل میں

کیا تھا جس نے ظلوم و جہول انساں کو
اسی کی خوب ستائش ہوئی مرے دل میں

کیا ہے دستِ ازل ہی نے بے نقاب اسے
مرے خلاف ہی سازش ہوئی مرے دل میں

عطا اسی کی ہے ، احساں اسی کا ہے راہیؔ
کہ آرزوئے نگارش ہوئی مرے دل میں

v v v

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

پڑھتے ہی سورۂ فلق ربّی
چہرۂ سحر کیوں ہے فق ربّی

کاش جاگے شعورِ زحمتِ سفر
اب ہے ہر مرحلہ ادق ربّی

یاد آموختہ ہی کرنے دے
دے نہ ہم کو نیا سبق ربّی

دیکھ کر منظرِ غرورِ خاک
چاک ہے سینۂ شفق ربّی

ہوگئی ہے مروّتوں کی تلاش
سیرِ صحرائے ماخلق ربّی

چاند پر جاکے عقل نے دیکھا
معجزاتی نشانِ شق ربّی

ماہِ تاباں بھی جس سے ہے روشن
رخ کا وہ قطرۂ عرق ربّی

ان گنت رحمتوں کے خرمن سے
ہم کو مل جائے اک رمق ربّی

جرم غالب ، سزائیں ہیں مغلوب
عدل کو ہے یہی قلق ربّی

امن کے نام انتسابِ کتاب
خون سے تر ورق ورق ربیؐ

مانگتا ہے وہ التفاتِ نظر
سچ کے ہاتھوں میں ہے طبق ربیؐ

ہے ترا فضل ، ورنہ راہیؔ کو
نعمتوں کا کہاں ہے حق ربیؐ

v v v

قدرتِ کُن فکاں

ہر نفس ہر نظر قدرتِ کُن فکاں
جان لے بے خبر ، قدرتِ کُن فکاں

عرشِ دل کے مقابل سبھی ہیچ ہیں
آسماں ، بحر و بر، قدرتِ کُن فکاں

اک اشارے پہ آناً فآناً ہوا
باثر بے اثر، قدرتِ کُن فکاں

اسفل السافلیں میں ہے روحِ رواں
رحم کی اک نظر ، قدرتِ کُن فکاں

دل لرز جائے گا، آنکھ جم جائے گی
حادثے دیکھ کر ، قدرتِ کُن فکاں

لمسِ بادِ کرم کا کرشمہ ہے یہ
وا ہوا بند در، قدرتِ کُن فکاں

وہ کلام مبیں ، یہ رسولِ امیں
معتبر نامہ بر، قدرتِ کُن فکاں

فضل ہو، بوند بھی گوہرِ بے بہا
ورنہ وہ بد گہر، قدرتِ کُن فکاں

کس کی رفتار پر' بُت بنے رہ گئے
نجم وشمس و قمر، قدرتِ کُن فکاں

اوجِ افلاک پر ضَوفشاں نقشِ پا
بن گئی رہگزر، قدرتِ کُن فکاں

رقص سیلاب و زلزال کو، حکم سے
پا بہ زنجیر کر، قدرتِ کُن فکاں

شاہدِ عدل ہیں اپنے اعمال پر
فضل وعلم و ہنر، قدرتِ کُن فکاں

طالبِ خیر ہے راہیؔ بے نوا
حقِّ خیر البشر، قدرتِ کُن فکاں

V V V

الاّھو

ہر ایک شئی کا مقدر زوال، الاّھو
کمال بھی ہے یہاں بے کمال، الاّھو

زمین و زر نہ یہ اہل و عیال، الاّھو
رچا بسا ہے یہ دل میں خیال الاّھو

سبھی کا ملجأ وماویٰ سبھی کا وہ مطلوب
نہیں ہے اصل میں کوئی مآل الاّھو

ہجومِ حرف و نوا ہو کہ نقش ہائے خرد
وفورِ علم و ہنر ہے وبال الاّھو

وجودِ ذات کا دعویٰ بھی اور دلیل بھی وہ
محال ، اس کی نظیر و مثال الاّھو

یہ آبجو ، یہ چمن اور یہ مہہ و انجم
طلسم خانۂ حسن و جمال الاّھو

بقا کی گود میں آرام کر رہی ہے فنا
سرود و رقص نہ کوئی دھمال الاّھو

بہارِ رنگِ تمنا ، تکلفاتِ جہاں
ملے نہ ہم سے کبھی حسبِ حال الاّھو

وہ ذکرِ نامِ گرامی ، وہ لمحۂ گزراں
عبث بقیہ سبھی ماہ و سال الّا ھو

وہ ذاتِ حسنِ ازل ، اور اپنا مبلغِ علم
الف نہ با نہ کہیں جیم و دال الّا ھو

ثبوت قدرتِ کامل کا یہ بھی ہے راہیؔ
نہیں کسی کو یہ حقِّ سوال الّا ھو

٭ ٭ ٭

ربّ السمٰوات

تو مجھ میں ہے نہاں، ربّ السموات
میں تجھ سے ہوں عیاں ، ربّ السموات

مری ہستی بِنا تیرے ہے لا شئی
تو میری جانِ جاں، ربّ السموات

تو لم یولد، تو ہی لم یلد، میں
فلاں ابن فلاں ، ربّ السموات

بحال و قال تیری ہی ثنا میں
ہیں سب رطب اللساں، ربّ السموات

زبانیں میرے دم سے بولتی ہیں
میں ہوں تیری زباں، ربّ السموات

تری واللیل زلفوں میں سجی ہے
درودی کہکشاں، ربّ السموات

ترے اسمائے حسنہ میرے حق میں
ہے گنجِ شائگاں، ربّ السموات

زمین و آسماں کا نور تو ہے
میں شب،ظلمت ، دخاں، ربّ السموات

تری رحمت محیطِ کل، میں عاصی
طلب گارِ اماں، ربّ السموات

مجھے وصفِ براہیمی عطا کر
میں ہوں آتش بجاں، ربّ السموات

کہاں راہیؔ، کہاں یہ حمدِ باری
ہے غیبی ارمغاں، ربّ السموات

v v v

الحمدللہ

میں فانی بے گماں ، الحمدللہ
تو باقی جاوداں ، الحمدللہ

درِعظمت پہ عرش و کرسی و فرش
ہیں سب سجدہ کناں ، الحمدللہ

ملا ہے میری ذاتِ بے نشاں سے
ترا اک نشاں ، الحمدللہ

مری یہ فکر ، میرے نغمۂ درد
ہیں تجھ سے ضوفشاں ، الحمدللہ

کلام حق سے روشن ہو گیا ہے
دیارِ رفتگاں ، الحمدللہ

معطر ہے ، منور ہے تجھی سے
یہ میرا ''روح داں'' ، الحمدللہ

دِیا شر کا بجھا ، پھر خیر اجالا
ہوا یوں بے کراں ، الحمدللہ

خدایا، کامرانی کا ہو ضامن
مرا ہر امتحاں ، الحمدللہ

تجارت میں نہیں ہے دینِ حق کی
غمِ سود و زیاں ، الحمدللہ

طفیلِ سرورِ کونینؐ ، راہیؔ
ہوا ہے مدح خواں ، الحمدللہ

v v v

اے خدا

حمد دریا جوش پر ہے اے خدا
اس کا ہر دُر، شعرِ تر ہے اے خدا

جس کی شاخیں آسماں پر ہیں، وہی
میرے اندر کا شجر ہے اے خدا

ماسوا اللہ سے ہوا ہے بے خطر
دل میں اس کے، تیرا ڈر ہے اے خدا

بھول کر وہ تیرے در سے جب چلی
جبہ سائی در بدر ہے اے خدا

حق و باطل کا ہے مجھ میں معرکہ
بدر کا رن تیز تر ہے اے خدا

لفظ و معنیٰ فکر و فن، سب سرِّ کُن
عقل بھی زیر و زبر ہے اے خدا

وہ فلک کیا یہ زمیں سب کچھ ترا
پھر کہاں مجھ کو مفر ہے اے خدا

خوب رس ایمان کا اس میں رہے
میرا دل بھی اک ثمر ہے اے خدا

خیر سے اس کے شرر ہو جائیں سرد
مشتعل فرمانِ شر ہے اے خدا

تیری رحمت ہے کہ یہ راہیٔ ترا
فکر میں گرمِ سفر ہے اے خدا

V V V

جل جلالہٗ

گلشن گلشن ، جلّ جلالہٗ
حق کا درپن ، جلّ جلالہٗ

پربت ، دریا ، سبزہ ، صحرا
ہر جا درشن ، جلّ جلالہٗ

تیرے روپ کے جلوے کتنے
شیتل ، ساون ، جل جلالہٗ

صبح کی ساعت ، شام کا وقفہ
گھونگٹ ، چلمن ، جلّ جلالہٗ

تیرے نام سے جگمگ جگمگ
میرا جیون ، جلّ جلالہٗ

صدقے جاؤں ، تجھ پر واروں
میرا تن من ، جلّ جلالہٗ

گلہائے رحمت سے بھرا ہے
فیض کا دامن ، جلّ جلالہٗ

تیرے پیڑ کی چھانو کا پیاسا
دل کا آنگن ، جلّ جلالہٗ

روح کی خاطر وردِ اسما
رنگ و روغن ، جلّ جلالہٗ

ٹوٹ نہ پائے تیرے میرے
پیار کا بندھن ، جلّ جلالہٗ

تیز ہوئی ، گھر دیکھ کے تیرا
دل کی دھڑکن ، جلّ جلالہٗ

اشکوں سے گھر پاک کیا ہے
آجا ساجن ، جلّ جلالہٗ

دستِ شوق میں پہنادے تو
دید کے کنگن ، جلّ جلالہٗ

جہل کا مسکن بندہ سراپا
علم کا مخزن ، جلّ جلالہٗ

فضل ترا ہے ، میرا ایماں
نفس کا دشمن ، جلّ جلالہٗ

میرے نام سے آخر کیوں ہے
دنیا بدظن ، جلّ جلالہٗ

راہی کے رستے سے ہٹادے
ہر اک قدغن ، جلّ جلالہٗ

v v v

لامحدود

ریت، ستارے، سب بے سود
رب کی نعمت لامحدود

صفر سبھی ہیں، سب نابود
ایک وہی ہے بس موجود

بحرِ کرم کا یہ احساں
قطرہ بن گیا زندہ رود

اس کے نام کی خوشبو مہکی
ہیچ ہیں مشک و عنبر و عود

اس کی شانِ جلالی سے
کانپ اٹھے یونسؑ ، داؤدؑ

ہر دن اس کی نرالی شان
اس کا کھیل ہے ہست و بود

اول ' آخر ' سب کچھ وہ
وہ ہے نور و شمع و دود

حسنِ ازل کا میں درپن
میں شاہد ہوں وہ مشہود

اس کے آتے ہی گھر میں
ہوگیا میرا ''میں'' مفقود

صبر کی ٹھنڈک دے مولیٰ
گرم مزاج اپنا بارود

اس کے نبیؐ کا ہے صدقہ
خلق میں راہیؔ ہے محمود

v v v

روئے حسنِ مآب

اسی کی ذات کا مطلع ہے روئے حسنِ مآب
اسی کے نور کا سکّہ یہ مہر یہ مہتاب

اسی کے حرف و نوا ' نقش بھی اسی کے ہیں
اسی کے نام سے کھلتی ہے جسم و جاں کی کتاب

اسی کے قبضہ میں قلب مرید و جلب مراد
وہ کار ساز حقیقی وہ خالق اسباب

یہ خیرو شر بھی ' یہ جذبات بھی اسی کے ہیں
اسی کی رحمت کامل کا عکس روز حساب

یہ تاج و تخت ' یہ علم و ہنر' یہ طاقت و حسن
اسی کے اذن سے ڈالا ہے ہم نے رخ پہ نقاب

غنی وہی ہے، سخی بھی وہی، وہی جوّاد
سبھی فقیر ہیں، سائل ہیں، یا اولی الالباب

ازل سے تابہ ابد رحمتوں کے چرچے ہیں
غضب کا ذکر مگر ہے حقیقتاً کم یاب

اسی نے بخشی ہے زلفِ سحر کو ظلمتِ شب
عطا کی شام کے چہرے کو صبحِ آب و تاب

وہی تو خالق و مالک ہے کل جہانوں کا
ہر ایک نام اسی کا، اسی کے سب القاب

یہ دل کی جھولی توکّل سے بھر گئی راہیؔ!
ہمارے کام نہ آئیں گے ظاہری اسباب

v v v

ربّی

درودِ پاک کا میں نے سفر کیا ربّی
مقامِ نور میں شب بھر بسر کیا ربّی

بہ شوق و ذوقِ گل و غنچہ نے پڑھا کلمہ
اشارہ کس نے بسوئے شجر کیا ربّی

وہی تو خیرِ بشر، جس کے پائے اقدس نے
فرازِ عرش کو بھی معتبر کیا ربّی

رکوع و سجدہ اسی پر نثار ہوتے ہیں
قیامِ لیل میں جس نے سحر کیا ربیّ

حضورِ سرورؐ دیں وہ ہیں جن کی سنت نے
''سراپا مکر'' کو بھی ر بدر کیا ربیّ

ملا 'دنیٰ فَتَدَلّٰی' کا جب عروج کمال
تو عجزِ عبد نے کارِ بشر کیا ربیّ

وہ لمسِ پاک نے بے نور خاک ذروں کو
ہزار نازشِ شمس و قمر کیا ربیّ

تصورِ رخِ زیبا نے کور چشموں کو
بصیر و رہبرِ اہلِ نظر کیا ربیّ

خوشی سے پھول گئی بام و در کی جلوہ گری
دلوں میں شاہؐ کی الفت نے گھر کیا ربیّ

نعوتِ قدس کا ہر مرحلہ تھا سخت ، اس کو
بصد لحاظ و ادب میں نے سر کیا ربیّ

وہ ننگِ شعر و سخن بے کمال راہیؔ کو
بیانِ نعت نے صاحب ہنر کیا ربیّ

v v v

منعوت

آپؐ ہیں انفس و آفاق کی جاں
روضۂ دل کی رہائش میں آپؐ

(نعتیں)

O

یوں مخاطب نہ ہوا کوئی ’’ رمیٰ ‘‘ سے پہلے
کس کو حاصل ہوئی قربت یہ ’’ دنیٰ ‘‘ سے پہلے

جن کی لازم ہے رضا، رب کی رضا سے پہلے
نام لیتا ہوں انہیںؐ کا میں دعا سے پہلے

نیکیاں آتی ہیں آقاؐ کی قدم بوسی کو
چاہئے اذنِ نبیؐ حسنِ جزا سے پہلے

خلعتِ شاہ جہانی ہو کہ جنت کا لباس
محترم کب تھے یہ ، پیوندِ قبا سے پہلے

دستِ قدرت ہی بتائے گا ہمیں ،کون ہے وہ
پیکرِ نور سے لپٹا ہے ، ردا سے پہلے

تھیں سخاوت کی تصاویر ہزاروں بے کیف
اِس مقدس نبوی رنگِ سخا سے پہلے

بعد ازاں اُن کو عطا ہوگئی عمرِ جاوید
آپؐ کے در پہ ملے خضر، بقا سے، پہلے

با ادب آؤ درِ یار پہ ، ہو نیچی نظر
رب نے تاکید سے فرمایا قضا سے، پہلے

اذن درکار ہے آقاؐ کا یقیناً راہیؔ
قبلِ تحریک قلم، فکرِ رسا سے پہلے

❖❖❖

کوئی طلب نہ کوئی مدعا وہاں ہوگا
قدم پہ آپؐ کے بس ارمغانِ جاں ہوگا

بیانِ سیرتِ شاہؐ ہدیٰ جہاں ہوگا
پڑھے گا نعت فلک، جشنِ عرشیاں ہوگا

حقیقتاً جو شہِ دیں کا ترجماں ہوگا
خدائے عزّ و جل کا وہ رازداں ہوگا

ہوائیں چلتی ہیں پا بوسیٔ ضیا کے لئے
ہوا کی زد پہ چراغِ حرم کہاں ہوگا

فنائے حرف و نوا کا عبث ہے خوف تمہیں
درودِ پاک فضاؤں میں جاوداں ہوگا

سیاہ کملی کا احساس دل میں رہنے دے
یہی سفینۂ عقبیٰ کا بادباں ہوگا

زباں پہ جس کی شہِ دیں کا نام ہو جاری
قسم خدا کی یقیناً وہ خوش دہاں ہوگا

چراغِ مصطفویؐ کی بڑھاؤ لَو ہر دم
بجھے گا ورنہ، یہ تاریک خاکداں ہوگا

خیالِ روئے منور کا داغ ہو روشن
یقین جانئے وہ نازِ کہکشاں ہوگا

کرشمہ امتِ بیضا کا دیکھئے راہیؔ
اس آئینہ کا نہ منظر کبھی دھواں ہوگا

O

تھا گہوارہ مرا بچپن درودوں کا
ابھی تک ہے یہ دل مسکن درودوں کا

یہ علم و فن ہی کیا ، تن من درودوں کا
نہ ٹوٹے گا کبھی بندھن درودوں کا

تجلی چومنے بیتاب ہیں نظریں
ذرا رخ سے ہٹا چلمن درودوں کا

گلِ رحمت کھلے ہیں باغِ وحشت میں
بہت پُر لطف ہے ساون درودوں کا

بھرا ہے خیر و برکت کے جواہر سے
ہے بے حد قیمتی مخزن درودوں کا

یہ دنیا ہو وہ عقبیٰ ' ساتھ رہتا ہے
مرا یہ دل رُبا ساجن درودوں کا

خوشی سے رقص کرتا ہے وہ دیوانہ
پہن کر ہاتھ میں کنگن درودوں کا

ازل سے حسنِ مطلق نے رکھا ہے کیوں
خود اپنے سامنے درپن درودوں کا

جہانِ مال و دولت سے ہوں مستغنی
ملا ہے جب سے مجھ کو دھن درودوں کا

سیہ کارو! خدارا تھام لو اس کو
ہے پُر ' انوار سے دامن درودوں کا

یہ برق و باد خود اس کے محافظ ہیں
رہے گا حشر تک خرمن درودوں کا

رکے تھے وہ مرے گھر رآہیا پل بھر
معطر ہو گیا آنگن درودوں کا

V V V

O

نام و عزّ و جاہ کیا ، سب عظمتیں سرکارؐ کی
جو بھی ہے تن من پہ اپنے ، خلعتیں سرکارؐ کی

معجزے سے کم نہیں ہے ہر صحابی کا وجود
معجزے بھی اصل میں ہیں ، نسبتیں سرکارؐ کی

عصر حاضر! کس لیے تو گن رہا ہے ماہ و سال
ہیں محیطِ قرنِ امکاں ، ساعتیں سرکارؐ کی

کوچۂ طیبہ ، ریاض الجنۃ یہ جنت بقیع
رشکِ فردوسِ بریں ہیں ، جنتیں سرکارؐ کی

نورِ اول ، صاحبِ لولاک ، ضیفِ لامکاں
کُن ہے حیراں دیکھ کر یہ سبقتیں سرکارؐ کی

عرش کی کیا بات ہے، رب کے لبوں پر نام پاک
رفعتوں کو ناز ہے ، وہ رفعتیں سرکارؐ کی

دیکھتا ہے سُفرۂ جنت بھی حسرت سے انہیں
نانِ جو کے نور سے پُر دعوتیں سرکارؐ کی

آپؐ کے ہمزاد کو رتبہ ملا اصحابؓ کا
ہیں موثر کس قدر یہ قربتیں سرکارؐ کی

کعبۃ اللہ ، مسجد اقصیٰ، حرم یہ آپؐ کا
بٹ رہی ہیں ہر طرف سے نعمتیں سرکارؐ کی

سب فرشتے جمع ہیں اس کی زیارت کو کہ وہ
کس جتن سے لا رہا ہے اُلفتیں سرکارؐ کی

نعت گو راہیؔ فدائی آپؐ کے در کا غلام
شہرتیں اس کی کہاں ہیں، شہرتیں سرکارؐ کی

V V V

O

ہر اک گنہہ بفیضِ رسالتؐ معاف ہے
سب کچھ، ہمارے رب کی عنایت، معاف ہے

تو نے طوافِ گنبدِ خضرا کیا تو ہے!
بادِ صبا ، یہ تیری جِنایت معاف ہے

کعبہ کی چھت پہ پائے بلالؓ کی کیا مجال
آقاؐ کے حکم سے یہ جسارت معاف ہے

چشمِ کرم کا صرف اشارہ اگر ہوا
جرمِ عظیم بھی ہو نہایت ، معاف ہے

کتنا عجیب عشقِ نبیؐ کا یہ حوصلہ
پیتا ہے خون، پھر بھی عداوت، معاف ہے

لفظِ رسول میٹنے سے معذرت جو کی
واللہ ، مرتضیٰؓ کی بغاوت معاف ہے

عرفانِ رب فقط ہے مگر ماسوا سے جہل
اِقرأ کے صدقے ایسی جہالت معاف ہے

اے خوئے ظلم خود کو بدل اور یاد رکھ
قدموں میں شاہِ دیں کے شقاوت معاف ہے

راہؔی جسے زیارتِ طیبہ ہوئی نصیب
اس کی خطا بحقِ شفاعت معاف ہے

v v v

O

قرارِ قلبِ مکین و مکاں وہیؐ تو ہیں
سکونِ روحِ زمین و زماں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کی ذات ہے فخرِ جہان و رشکِ جناں
ستارۂ فلکِ لامکاں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کا نور ہے جاری ازل سے تا بہ ابد
برنگِ مظہرِ حق ضوفشاں وہیؐ تو ہیں

سراجِ رحمتِ کونین و منبعِ احساں
نوازشوں کے یمِ بے کراں وہیؐ تو ہیں

سبھی معارفِ اعیان انؐ کے قبضے میں
ہے جو بھی علم و ہنر، نکتہ داں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کے ایک اشارے پہ وقت ہے جاری
نظامِ کون کے روحِ رواں وہیؐ تو ہیں

وہیؐ تو ماضی و حال و مآل کے مخبر
شہود و غیب کے بس رازداں وہیؐ تو ہیں

مصیبتوں میں گھرے جب بھی کشتیِ امت
محافظت کے لئے بادباں وہیؐ تو ہیں

سخن شناس ہے راہیؔ انہیںؐ کے صدقے میں
نوا و حرف کے بھی پاسباں وہیؐ تو ہیں

v v v

O

عرقِ پاک کی تَری آقاؐ
مشک نے کی ہے چاکری آقاؐ

ابرِ رحمت کا فیض روحانی
کشتِ دل ہے ہری بھری آقاؐ

ہو عطا ذوقِ طرز حسّانی
التجائے سخنوری آقاؐ

بحرِ الطاف سے ملی اک بوند
ہوگئی ذات عبقری آقاؐ

جوہرِ نور کا وہ قدر شناس
خوب ماہر ہے جوہری آقاؐ

کانپتا تھا وہ خوفِ عقبیٰ سے
دل ، درودوں سے ہے جری آقاؐ

جہل کو آپؐ نے سنادی ہے
بے تکلف کھری کھری آقاؐ

چشمِ فردوس جس سے ہے روشن
نعت کا حسنِ منظری آقاؐ

راہ پر ہے جو کائنات کا نظم
آپ ہی کی وہ رہبری آقاؐ

جس کی نظروں میں ہو نہ آپؐ کا خُلق
اس کی ہے چشم شپّری آقاؐ

فیضِ نسبت کے بعد راہیؔ کو
کیسا احساسِ کمتری آقاؐ

V V V

O

فکر میں، بینش و دانش میں آپؐ
جلوہ گر وحی کی تابش میں آپؐ

متنِ کُن میں بھی ہیں ہامش میں آپؐ
جلوہ گر حسنِ نگارش میں آپؐ

خود درودوں کو بھی ہے آپؐ پہ ناز
محو ہیں رب کی ستائش میں آپؐ

بے زباں ہوں گے سبھی رب کے حضور
لب کشا سب کی سفارش میں آپؐ

سائباں رحم کے ہیں سب کے لئے
تربتر نور کی بارش میں آپؐ

روز و شب جنگ پہ آمادہ ہے کفر
ہر گھڑی صلح کی خواہش میں آپؐ

آپؐ ہیں انفس و آفاق کی جاں
روضۂ دل کی رہائش میں آپؐ

غوطہ زن ہو کے گہربار ہیں یوں
بے کراں بحرِ نوازش میں آپؐ

خلق ہوں حلقہ بگوشِ اسلام
جاں گداز ایک ہی خواہش میں آپؐ

ہو عطا سازِ درودی آقا
راہیٔ درد کی رامِش میں آپؐ

v v v

O

خام لفظوں کا ہے اے دہر، مجلّہ تیرا
نام اقدس ہے مگر حرفِ مطلّی تیرا

ناز ہے اِس پہ ، ہوئی ہم کو عطا ذاتِ نبیؐ
ہم کو حاصل نہ سہی عرشِ معلّی تیرا

کس کی خاطر ہے ہمیشہ تری بطحا آمد
ہم کو معلوم ہے در تیرا ، محلّہ تیرا

مل گیا خوب تجھے لمسِ جبینِ اقدس
عرش سے بھی ہے مقام اونچا ، مصلّی! تیرا

تو بھی پُر نور زباں سے بخدا نکلا ہے
بخت روشن ہوا ہمراہِ نعم ''لا'' تیرا

مس ہوا دستِ شہ دیں، تیرے سینے سے، عیش!
ہوگیا قلب ، رذائل سے مخلّی تیرا

مدح سرکارؐ دوعالم کا ہے صدقہ راہیؔ
دائماً ہوگیا ہر شعر مجلّی تیرا

v v v

O

درِ شہؐ ، سچ ہے ، جائے نعت خوانی
یہ گونگا اور ادائے نعت خوانی!

ہوں لرزاں زمہریرِ شاعری میں
عطا ہو اک ردائے نعت خوانی

نہیں ممکن مقدس جالیوں سے
پڑھیں کچھ بھی ، بجائے نعت خوانی

مکان و لامکاں میں گونجتی ہے
ہر اک لمحہ صدائے نعت خوانی

یہ عرش و کرسی و لوح و قلم سے
ادا کیا ہو ، بہائے نعت خوانی

بجز خوشنودیٔ مولیٰ ، بتاؤ!
بھلا کیا ہے ، جزائے نعت خوانی

لباسِ خلد کے بدلے، فرشتو!
مجھے دیدو ، عبائے نعت خوانی

فنا کی گود ، ہر شئی کا مقدر
ارے توبہ ، فنائے نعت خوانی!

ہے جاں بے خود ، لہو رقصاں بدن میں
دمادم نغمہ ہائے نعت خوانی

سرور و وجد میں ہے منظرِ خلد
یہ کیا دلکش فضائے نعت خوانی

یقیناً قبر میں راہی ملے گی
وہ راحت ، بربنائے نعت خوانی

v v v

O

سیرِ شب تھی سرِ ابتدا کی طرف
سب کمالات کی انتہا کی طرف

رخ ہمارا ہے بیتِ خدا کی طرف
قبلۂ دل مگر مصطفیؐ کی طرف

''قاب قوسین'' کی کیفیت کیا کہیں
قربتیں دوڑتی ہیں ''دنیٰ'' کی طرف

سنگ ریزے کہ آنکھوں میں ہیں برچھیاں
حیرتیں تک رہی ہیں ''رمیٰ'' کی طرف

جب درودوں کا اس میں رکا قافلہ
لپکے انوار ، دل کے حرا کی طرف

چھا گئی ہے فلک پر ردا نور کی
چہرۂ شب ہے بدرالدجیٰ کی طرف

آنکھیں کملی کی یادوں سے بھر آئی ہیں
کون دیکھے گا کالی گھٹا کی طرف

تک رہی ہے ازل سے بہشتِ بریں
سبز گنبد کی نوری فضا کی طرف

عرش پر آپؐ نے جوں ہی رکھا قدم
رفعتیں جھک گئیں نعلِ پا کی طرف

لفظ و معنی سبھی نعت کے فیض سے
با ادب آئے ذہنِ رسا کی طرف

شمعِ ذکرِ نبیؐ کی حفاظت کا حق
رب نے سونپا ہے راہیؔ ہوا کی طرف

v v v

O

پابوس سنن جب ہوئے کردار ہمارے
کونین بنے حاشیہ بردار ہمارے

توصیف نبی میں جو ہیں اشعار ہمارے
نقاد سخن ہیں وہی شہکار ہمارے

اک چشم کرم آپ کی سرکار ہمارے
ہوجائیں گے اشرار بھی ابرار ہمارے

اخلاق عظیمہ سے تغافل کی بنا پر
رسوا سربازار ہیں اقدار ہمارے

آقاؐ نے غلامی کی سند ہم کو جو دے دی
حیران ہیں عاجز ہیں خریدار ہمارے

تسبیح کے دانوں کو بشوق اس میں پرولیں
احکام بجالائیں گے زنار ، ہمارے

آئینۂ خلاق ہے وہ قلب کہ جس میں
کھلتے ہیں بلاریب سب اسرار ہمارے

ادنیٰ ہیں مگر چونکہ غلام شہِ دیں ہیں
لوح و قلم و عرش پرستار ہمارے

ہر شاخ پہ گلہائے عقیدت ہیں معطر
ہیں رشک جناں نعت کے گلزار ہمارے

واللہ ، وضو اور صلوٰتیں یہ دعائیں
اے دشمن دیں ہیں یہی ہتھیار ہمارے

راہؔی یہ یقیں جانیے فیضان نبیؐ سے
فکرِ رہِ طیبہ میں ہیں اسفار ہمارے

v v v

O

نہ کستوری نہ عودی رنگ گلدستہ
ہے دل میں بس درودی رنگ گلدستہ

نہیں ممکن تر و تازہ رہے دم بھر
مدینہ میں یہودی رنگ گلدستہ

سجایا خلد نے حسنِ عقیدت سے
درشہؐ پر سجودی رنگ گلدستہ

ہماری آنکھ میں ہے گنبدِ خضرا
ہٹاؤ یہ کبودی رنگ گلدستہ

فدا ہیں سرورِ بطحا کی آمد پر
صدائے دف، سرودی رنگ گلدستہ

شگفتہ ہے ثنائے مصطفیٰؐ ہی سے
مرا نام و نمودی رنگ گلدستہ

یقیناً ہے لبوں کے طاق کی زینت
پیمبرؐ کا ورودی رنگ گلدستہ

بصد آداب نعتِ پاک میں ہم نے
رکھا ہے یہ خلودی رنگ گلدستہ

بفیضِ رحمتؐ عالم مہکتا ہے
نمازوں میں قعودی رنگ گلدستہ

شہؐ دیں ! قبر میں میری معطر ہو
یہ خشک اپنا وجودی رنگ گلدستہ

حضورؐ پاک کا صدقہ ہے یہ راہیؔ
نظر میں ہے شہودی رنگ گلدستہ

❖❖❖

O

ازل کا خوبرو بیٹھا ہوا ہے
سراپا آرزو بیٹھا ہوا ہے

جو آسودہ ہے گھر میں نور پیکر
وہ دل میں ہوبہو بیٹھا ہوا ہے

خدایا ہے کرشمہ محوِ حیرت
درودوں میں جو تو بیٹھا ہوا ہے

کھلا ہے ''لی مع اللّٰہ'' سے یہ عقدہ
جہاں ہے وہ ، وہیں تو بیٹھا ہوا ہے

شب معراج، خالق دوجہاں کا
بہ شوقِ گفتگو بیٹھا ہوا ہے

ادھر آ اے ازل کی تشنہ کامی
یہ کوثر باسبو بیٹھا ہوا ہے

یہ صدقہ محسنِؐ انسانیت کا
ادب سے جنگجو بیٹھا ہوا ہے

ہے سینہ سینۂ اقدس لہٰذا
وضو کرکے رفو بیٹھا ہوا ہے

بڑے ہی عجز سے نعتوں میں راہیؔ
وہی عاشق غلو بیٹھا ہوا ہے

❖❖❖

O

جب سے لبوں کا اسمِ نبیؐ یار ہوگیا
وحشت سے قلب آہوئے تاتار ہوگیا

حسنِ تمام دیکھ کے عاشق ہوئے صنم
حلقہ بگوش صاحبِ زنار ہوگیا

نقشِ نعالِ سرورِ کونینؐ کا عروج
عقل و خرد کا طرّۂ دستار ہوگیا

جملہ کمال ہوگئے خدّام آپؐ کے
خُلقِ عظیم حاشیہ بردار ہوگیا

موذی کی کیا مجال کہ صدیقؓ کو ڈسے
سرکارؐ کا وہ طالبِ دیدار ہوگیا

اعجاز دیکھ! دستِ مقدس کے لمس سے
بے برگ و بار پیڑ ثمر دار ہوگیا

شب رنگ ہوگیا تھا جہانِ نوا و حرف
قولِ جمیلِ یار سے ضوبار ہوگیا

نقاشِ لم یزل نے بنائے حسیں نقوش
جو نقش آپؐ پر گیا شہکار ہوگیا

راہی سرابِ جہل مرکب کا تھا اسیر
چشمِ نبیؐ کا فیض، وہ فنکار ہوگیا

❖❖❖

O

وہ ایک بندہؐ جس پر قربان بندگی ہے
کونین میں اسی کی ہر سمت خواجگی ہے

نوری لبوں سے جاری بارانِ صدق و رحمت
دل کی لگی بجھی ہے، کیسی یہ دل لگی ہے

عالم گرسنگی کا سنگِ شکم ہیں بستہ
حیراں ہے خود تحمل، رخ پر شگفتگی ہے

دشمن کہ دوست، دل میں مسکن ہے سب کی خاطر
شرمندہ عرشِ اعظم ، اتنی کشادگی ہے

نعلین کی زیارت دارین کی سعادت
نقشِ قدم کا بوسہ مقصودِ زندگی ہے

یہ جھومتی ہوائیں ، پرکیف یہ فضائیں
اک آپؐ کا تکلم صد لطفِ نغمگی ہے

رخسارِ مصطفیٰؐ پر لہرا رہی ہیں زلفیں
سکتے میں روشنی ہے، لرزیدہ تیرگی ہے

باغِ مدینہ راہیؔ شاداب ہی رہے گا
راس آ گئی خزاں بھی ہر سمت تازگی ہے

❖❖❖

O

خلوت حق میں ستارہ دیکھا
قرب نے پھر نہ دوبارہ دیکھا

نور پر نور کا عقدہ کھل جائے
وقت نے کب یہ نظارہ دیکھا؟

قاریٔ دل نے 'الم نشرح' میں
حسنِ مطلق کا سی پارہ دیکھا

سنگ تو سنگ ، فلک نے رقصاں
دستِ معجز میں شرارہ دیکھا

خاکِ نعلین کا رتبہ دیکھو!
عرش نے دور غبارہ دیکھا

ماسوا اللہ نے شبِ اسرا میں
افضلیت کا اشارہ دیکھا

نور کی ضد ہی تو ہے کج نگہی
کفر نے دیں میں خسارہ دیکھا

ہوتی ہے کاہکشاں جس سے طلوع
زائروں نے وہ منارہ دیکھا

ڈوبتی ناؤ نے آخر راہیؔ
اُنؐ کے صدقے میں کنارہ دیکھا

❖❖❖

O

بام و در ، سدرہ سے بہتر یا محمد مصطفیٰؐ
رشکِ جنت آپؐ کا گھر یا محمد مصطفیٰؐ

راستی ، روشن خیالی ، راہِ حق کی رہبری
آپؐ کی امت کے جوہر یا محمد مصطفیٰؐ

چلچلاتی دھوپ میں ہو جیسے ٹھنڈاں سائباں
ہم پہ ہے رحمت کی چادر یا محمد مصطفیٰؐ

آپؐ نے بخشے بشر کو زیب و زینت کے لیے
علم و حکمت کے یہ زیور یا محمد مصطفیٰؐ

کیا زمین و آسماں، کیا عرش و کرسی، سب کے سب
آپؐ کے تلوے سے کمتر یا محمد مصطفیٰؐ

گوہرِ چشمِ شفاعت کے تمنائی ہیں، ہم
بحرِ عصیاں کے شناور ، یا محمد مصطفیٰؐ

صدقِ دل سے جس نے کی مدحت سرائی آپؐ کی
ہے وہی اعلیٰ سخنور یا محمد مصطفیٰؐ

نقشِ دل جب سے ہوا اسم مبارک آپؐ کا
دل کی دنیا ہے منور یا محمد مصطفیٰؐ

لفظ و معنی آپؐ سے، تاثیر بھی ہے آپؐ سے
حق جو ہے لوح و قلم پر یا محمد مصطفیٰؐ

آپؐ داتا سب سوالی، منتظر ہے ہر کوئی
در پہ ہے راہیؔ بھی مضطر یا محمد مصطفیٰؐ

❖❖❖

O

یہ غنچے آپؐ کے ہیں، یہ ثمر بھی آپؐ کا ہے
ریاض لطف کا اک شجر بھی آپؐ کا ہے

وہ کون ہے جو نہیں ہوگا آپؐ کا محتاج
فلک بھی آپؐ کا ہے، بحر و بر بھی آپؐ کا ہے

خدا ملے گا حبیب خدا کی مرضی میں
یہ کعبہ آپؐ کا ، اسود حجر بھی آپؐ کا ہے

نگاہ جود و عطا ہی سے ظلمتوں میں نور
یہ کہکشاں بھی ، یہ شمس و قمر بھی آپؐ کا ہے

چمک ہے آب میں دنداں کی روشنی کے طفیل
صدف کا رنگ بھی، آبِ دُرر بھی آپؐ کا ہے

رفیق آپؐ کا شیدا ہے، کیا کرے گا رقیب
یہ نامہ آپؐ کا ہے، نامہ بر بھی آپؐ کا ہے

ملائکہ بھی ہیں پابند حکم مصطفویؐ
یہ جن بھی آپؐ کے خادم، بشر بھی آپؐ کا ہے

جمال و مال و کمالات آپؐ کا صدقہ
یہ فکر وفن بھی، یہ علم و ہنر بھی آپؐ کا ہے

جلاکے رکھ دیا اعدائے دیں کے سینوں کو
شہابِ ثاقب و برق و شرر بھی آپؐ کا ہے

غلام میں بھی ہوں راہیؔ شہہ رسولاںؐ کا
بدن پر آپؐ کا بس، قلب پر بھی آپؐ کا ہے

❖❖❖

O

کیسے رنج و الم، خاتم المرسلیںؐ
آپؐ کے جب ہیں ہم، خاتم المرسلیںؐ

فکر وفن کچھ نہیں، آپؐ چاہیں اگر
نعت ہوگی رقم، خاتم المرسلیںؐ

جس میں تاثیر ہو، جس میں تنویر ہو
بخشیے وہ قلم، خاتم المرسلیںؐ

ہیچ خلدِ بریں، عیش و عشرت نہیں!
دیجیے اپنا غم ، خاتم المرسلیںؐ

میرے دل کی زمیں ، آپؐ کا نقشِ پا
عرش سے محترم ، خاتم المرسلیںؐ

سبزہ زارِ کرم ، گل عذارِ نِعم!
رحمتوں کے ارم ، خاتم المرسلیںؐ

اک ذرا اذن دیں، بے خطر سر کے بل
در پہ آئیں گے ہم ، خاتم المرسلیںؐ

اپنے راہی پہ ہو، لطف کی اک نظر
یا شفیع الامم ؐ ، خاتم المرسلیںؐ

❖❖❖

O

بفضلِ حق منور ولولہ ہوں یا رسول اللہؐ
میں غم میں آپؐ کے پل پل جلا ہوں یا رسول اللہؐ

یہ سچ ، میں نے پکارا آپؐ ہی کو ہر مصیبت میں
خدا جانے برا ہوں ، یا بھلا ہوں یا رسول اللہؐ

یہاں ہوتی ہے ہردم حق و باطل کی صف آرائی
میں اپنی ذات میں اک کربلا ہوں یا رسول اللہؐ

عطا فرمایئے نشو و نما کی برکتیں ساری
شجر تو ہوں بظاہر، کھوکھلا ہوں یا رسول اللہؐ

اٹھے گی ظلم کی آندھی تو خود ہی بیٹھ جائے گی
فلک کی طرح عالی حوصلہ ہوں یا رسول اللہؐ

مرے انفاس میں بھر دیجیے مہر و مہ و انجم
زمانے سے خلا اندر خلا ہوں یا رسول اللہؐ

حقیقت میں ہوں راہی آپؐ کی راہِ شریعت کا
مگر ہے کفر بدظن ، زلزلہ ہوں یا رسول اللہؐ

❖❖❖

O

ثنا خوانِ مصطفیٰؐ کو بہ کو ہے
ہر اک سمت رحمت کی نشو و نمو ہے

سکوت آپؐ کا بحرِ ذخارِ معنی
اشارہ بھی حکمت کی اک آبجو ہے

فصاحت ، بلاغت سبھی اس پہ قرباں
بس اک گفتگو آپؐ کی گفتگو ہے

لعابِ دہن کیا ، شرابِ مطہر
نگاہِ کرم ، رشکِ جام و سبو ہے

منور فضائیں ، معطر ہوائیں
مدینہ کا یہ عالمِ رنگ و بو ہے

بشر کیا، ملک دم بخود ہیں ادب سے
کہ جلوہ گہہِ مصطفیٰؐ روبرو ہے

خدا کی قسم! آج دانشوری کو
حضورؐ! آپ کے نقش کی جستجو ہے

بفضلِ خدا ماضی و حال و فردا
شہاؐ علمِ کُل آپؐ کی خاص خو ہے

بلا لحن و آواز ہے نعت خوانی
یہ مداحِ احمدؐ عجب خوش گلو ہے

زمانہ غلام آپ کا میرے آقاؐ!
زمیں آپؐ کی وجہ سے سرخرو ہے

قلم سجدہ ریزِ درِ شاہِؐ طیبہ
ہر اک حرف راہیؔ ترا باوضو ہے

❖❖❖

O

شمعِ کونین آپؐ ہیں، ہر سمت جلوہ آپؐ کا
آسمانِ لامکاں پر ہے ستارہ آپؐ کا

سنگِ خارا، حرفِ روشن سن کے آئینہ بنے
کس قدر شفاف و پاکیزہ ہے لہجہ آپؐ کا

صد حیاتِ خضرؑ قرباں اس پہ کر جائیں گے ہم
خواب میں تو ہو میسّر ایک لمحہ آپؐ کا

قول ہے مہرِ صداقت، فعل ہے ماہِ ہدیٰ
حکمت و ادراک سے تابندہ اسوہ آپؐ کا

یک بہ یک سورج جلا ، کافور ظلمت ہوگئی
کفر کو میں نے دیا جوں ہی حوالہ آپؐ کا

بربطِ انفاس سے پھوٹے ہیں نغماتِ درود
چشمِ بینا جلوہ گہ ہے ، قلب روضہ آپؐ کا

خاکِ نعلینِ مبارک سرمۂ چشمِ فلک
کیوں نہ افضل عرش سے ہو فرش ، شاہا آپؐ کا

نور افشاں ہے قلم نعتِ نبیؐ کے فیض سے
مل گیا ہے روشنائی کو اُجالا آپؐ کا

راہیا بیماریوں سے کس لیے گھبرا گئے
سو مسیحاؤں سے بہتر ایک نسخہ آپؐ کا

❖❖❖

O

صدقِ دل سے کہا ، خاتم الانبیاؐ
کفر مومن ہوا ، خاتم الانبیاؐ

منکروں سے بلا خوف کہہ دیں گے ہم
آپ خیرالوریٰ ، خاتم الانبیاؐ

میرے لب چوم لیں ، آپ کے نعل کو
عزم ہے یہ مرا ، خاتم الانبیاؐ

کب سے محروم ہے قلبِ عریاں مرا
اک ردائے صفا ، خاتم الانبیاؐ

آپؐ شمس الضحیٰ آپؐ بدر الدجیٰ
آپ نور الہدیٰ ، خاتم الانبیاؐ

سیلِ رنج و الم ، لڑکھڑاتے قدم
آپؐ کا واسطہ ، خاتم الانبیاؐ

یہ طلوعِ سحر ، نجم و شمس و قمر
پرتوِ والضحیٰ ، خاتم الانبیاؐ

شہرتِ فن سبھی ، عزتِ علم بھی
آپؐ ہی کی عطا ، خاتم الانبیاؐ

لاکھ مجرم سہی راہیؔ بے نوا
ہے غلام آپؐ کا ، خاتم الانبیاؐ

❖❖❖

O

تصدیق کناں آج بھی یہ تشنہ لبی ہے
سرچشمۂ حکمت فقط امی لقبی ہے

غیب اور حضور آپؐ کے حق میں ہیں مساوی
علم آپؐ کا لاریب مکمل وہبی ہے

اغیار ہوئے آپؐ کی راہوں کے مسافر
اپنے ہیں ، مگر دور ، یہ کیا بوالعجبی ہے

کافور ہوئی اسمِ منور سے سیاہی
اعجازِ مسیحائیِ نورالنبوی ہے

سرتا بہ قدم زیست ہوئی گلشنِ شاداب
فیضانِ احادیثِ رسولِ عربیؐ ہے

تنویرِ چراغِ ازلی! تیرے مقابل
کیا چیز ، حیاتِ شررِ بولہبی ہے

ذکر آپؐ کا جب بھی ہو وہی روزِ منور
خالی ہو اگر یاد سے وہ تیرہ شبی ہے

آقاؐ کے لیے اشرفِ اموال لٹا دیں
راہی بخدا منتظرِ جاں طلبی ہے

❖❖❖

O

میں نابینا وہ تو سراپا بینا ہے
روشن جس کے نام سے میرا سینہ ہے

چادرِ نسبت کاش مجھے بھی مل جائے
تن من عریاں بے شرمی کا جینا ہے

روح کے بالا خانے پر کون آئے گا
قطرہ قطرہ خون کا اک اک زینہ ہے

گلشن گلشن ، تودہ تودہ طیبہ کا
فخرِ جنت ، نازشِ طورِ سینا ہے

قرطاسِ دل پر جو ہے بنایا سانسوں نے
وہ نورانی نقشہ ، شہرِ مدینہ ہے

شب میں ایک جھلک رخِ انور کی دیکھی
نور کا جیسے عالم تاب نگینہ ہے

بحرِ معاصی پار کرے گا راہیؔ بھی
یاس کے ساحل پر رحمت کا سفینہ ہے

❖❖❖

O

مجھ بندۂ عاصی سے بہتر ہے وہ بہتر ہے
دیوارِ مدینہ پر آقاؐ جو کبوتر ہے

آقاؐ کا سراپا تو قرآن مصوّر ہے
ہر نقشِ حسیں اس کا کونین کا زیور ہے

آئے گا تصور میں کب رتبۂ محمودی
نعلین کی رفعت بھی امکان سے باہر ہے

دریائے تجلی دل ، تن پیکرِ نورانی
یہ ''نورٌ علی نور'' اک گنجینۂ سرورؐ ہے

جو وارثِ صادق ہیں سینے سے لگا لیں گے
یہ علم و عمل ، تقویٰ میراثِ پیمبرؐ ہے

شب کو رخِ انور نے بخشے ہیں مہ و انجم
زلفوں سے سیاہی کی تقدیر منور ہے

خود زخم کے مرہم بھی، زخم آپؐ کے تن پر بھی
تاثیرِ بشر ہے اک ، اک خاصۂ سرورؐ ہے

یہ نیند کی خوش بختی ، ہے رات بھی بخت آور
جبریل کی پلکیں ہیں ، سرکارؐ کا بستر ہے

جذباتِ دلِ شاعر قرباں درِ اقدس پر
یہ حرف و نوا راہیؔ آقاؐ پہ نچھاور ہے

❖❖❖

O

ابرار بھی شریک ہیں ، اشرار بھی شریک
''رحمت'' کے اعتراف میں اغیار بھی شریک

دیپک بھی، بھیرویں بھی، یہ ملہار بھی شریک
مدحِ نبیؐ میں راگ کا دربار بھی شریک

چلتے ہیں سر کے بل جو درودوں کی راہ میں
ان کی مشایعت میں ہیں اشجار بھی شریک

یہ شرک ہے کہ عشق، درود و سلام میں
مخلوق اور خالقِ دلدار بھی شریک

بدر و احد کی جنگ ہو یا غزوۂ حنین
دستِ دعا کے ساتھ ہے تلوار بھی شریک

پل بھر میں کائنات کا نقشہ بدل گیا
نوری سفر میں منبعِ انوار بھی شریک

خلقِ عظیم آپؐ کے صدقے میں ہے عظیم
حسنِ ابد میں آپؐ کے اسرار بھی شریک

منظر یہ ہو گیا ہے حسیں آپؐ کے طفیل
گفتار کی جلو میں ہے کردار بھی شریک

شاہا! مخالفت میں مشاہیرِ شر کے ساتھ
اہلِ کتاب و رشتۂ زنار بھی شریک

قرآں کے آئینہ میں ہے عکسِ جمالِ یار
سیرت کے ساتھ صورتِ ضوبار بھی شریک

مداحوں میں نبیؐ کے ہے راہیؔ خدا کا شکر
مجھ سا غلامِ حاشیہ بردار بھی شریک

❖❖❖

O

نفاق و کفر سازش سے بہت تاریکیاں لائے
تو اک ضوبار شمعِ رخ ، شہہِ کون و مکاں

کئی موجِ رواں لائے، کئی اک گلستاں لائے
وہؐ جب آئے تو ساتھ اپنے بہارِ جاوداں لائے

سیادت انؐ کی لافانی قیادت بھی ہے لاثانی
حرا سے نکلے وہؐ تنہا تو سیلِ کارواں لائے

بشارت ہائے 'اعطینا' ہدایائے شبِ اسرا
سبھی کچھ پیکرِ رحمت ، برائے عاصیاں لائے

سجایا اپنی پلکوں پر بصد تقدیس قدرت نے
نقوشِ نعلِ اقدس چن کے جب کروبیاں لائے

بساطِ عالمِ امکاں تھی راہیؔ کس قدر ویراں
چھپا کر کالی کملی میں وہؐ بزمِ کہکشاں لائے

❖❖❖

O

آقاؐ کا ہے کلام، سخن ساز، دیکھنا
لہجے پہ ہے فریفتہ ایجاز دیکھنا

دل ہائے تار منبعِ انوار بن گئے
تنویرِ وجہِ کُن کا یہ اعجاز دیکھنا

راز و نیاز کے لئے خالی کیا مکاں
محتاط کس قدر ہے یہ ہمراز دیکھنا

آنکھوں میں نور، کانوں میں رس گھولتی صدا
مڑ مڑ کے شوق کا پسِ آواز دیکھنا

کونین کو لٹا دیا رب نے بروئے یارؐ
اس رسمِ رونمائی کا انداز دیکھنا

تکمیلِ دیں کا مژدہ ملا آپؐ کے طفیل
پایا نہ کوئی دین یہ اعزاز دیکھنا

بے انتہا عداوتِ ایماں کے باوجود
حق پر ڈٹا ہے یہ ترا جانباز دیکھنا

نقش و نگارِ اسمِ مقدّس ہیں عطر بیز
ہر خطِّ حرف نور کا غمّاز دیکھنا

دعوٰی مع الدلیل ہے راہیؔ! حدیث پاک
اسلوب ہائے دلکش و ممتاز دیکھنا

❖❖❖

O

نگاہِ تلطف خدارا محمدؐ
شرر وصف دل ، ہو ستارا محمدؐ

بھنور ہے بھنور ہر نفس کشتیٔ دل
کنارا محمدؐ کنارا محمدؐ

بلائیں ٹلیں دفعتاً اپنے سر سے
بصد عجز ہم نے پکارا محمدؐ

وہ ہے کون سیرت سے دامن بچا کر
اٹھایا نہ ہوگا خسارا محمدؐ

نگاہِ کرم کی ہے معجز نمائی
ہوا رشکِ گوہر شرارا محمدؐ

ہے پائے منور کی ٹھوکر کا صدقہ
قمر بن گیا سنگِ خارا محمدؐ

درود و سلامِ مقدس جہاں ہیں
وہاں کیوں نہ ہوں جلوہ آرا محمدؐ

نچھاور کریں گے لباسِ بہشتی
ملے آپؐ کا جو اتارا محمدؐ

خدا کی قسم عالم رنگ و بو پر
فقط آپؐ ہی کا اجارا محمدؐ

خرد آپؐ کے نقشِ پا پر فدا ہے
رہا اور کوئی نہ چارا محمدؐ

ضیا بار نظروں سے کوہِ انا کو
کیا آپ نے پارا پارا محمدؐ

وہ خُلقِ حَسن ہے کہ دشمن نے راہیؔ
کہا برملا ، میں تو ہارا محمدؐ

❖❖❖

O

حریمِ نورِ سراجِ منیرؐ ہوجاؤ
نبیؐ کا نام لو ، روشن ضمیر ہوجاؤ

نقوشِ پائے منوّر کو ثبتِ قلب کرو
رموزِ جاں کے علیم و خبیر ہوجاؤ

تبرّکاً ہی رکھو، دستِ حق پرست پہ دست
"ومارمیت" کہو ، دستگیر ہوجاؤ

درودِ پاک سجا کر زباں پہ با اخلاص
مرے قلم زدہ لفظو ، شہیر ہوجاؤ

رہو گے نعمتِ نسبت سے سرفراز ضرور
غلامِ آلِ بشیر و نذیر ہوجاؤ

تمہاری بخششِ عصیاں ہے اس میں روحِ رواں
جو مسجدِ نبویؐ کی حصیر ہوجاؤ

برائے دشمنِ دینِ متیں سنو ، راہی
شہہِ رُسلؐ کی نگاہوں کے تیر ہوجاؤ

❖❖❖

O

جا بجا فریبوں کے جال ہیں ، شکاری ہے
دامنِ کرم آقاؐ ، خوفِ صید طاری ہے

اضطراب ہے تن میں، من میں بےقراری ہے
خیر ہو مرے مولیٰ، شر سے جنگ جاری ہے

رحم کیجیے شاہاؐ ، نفس ہم پہ بھاری ہے
راہِ شرع پر چلنا ، شیر کی سواری ہے

معنیٔ معطر کا حرف حرف ہے روشن
نعتِ مصطفیٰؐ اصلاً روحِ حمدِ باری ہے

روضۂ مقدس کی حاضری کا یہ عالم
فرطِ شرم ساری سے سیلِ اشک جاری ہے

ورنہ حسن و زیبائش تھی کہاں مناظر میں
کائنات کی صورت آپؐ نے نکھاری ہے

مہر وماہ و انجم ہیں نورِ رخ پہ وارفتہ
گیسوئے معنبر پر شب کی جاں نثاری ہے

آیتِ رخِ زیبا ، صورتِ قد و قامت
رب ہی پہلا حافظ ہے، رب ہی پہلا قاری ہے

آپؐ ہی سے وابستہ اپنی ساری امیدیں
دفترِ عمل راہیؔ نیکیوں سے عاری ہے

❖❖❖

O

لاکھ بدکار ہیں جو کچھ بھی ہیں، ہم آپؐ کے ہیں
اک ادھر بھی ، بخدا چشمِ کرم آپؐ کے ہیں

میں نے رکھا ہے انھیں دل کے نہاں خانے میں
میرے محبوبِ خدا دیکھئے غم، آپؐ کے ہیں

ہم سے پوچھے کوئی بندوق کی زد پر آقاؐ!
بے خطر کہہ دیں گے ہم، رب کی قسم، آپؐ کے ہیں

شاہ دیں، سرورِ کونین ہیں بے شک آقاؐ
کُل بشر بندۂ بے دام و درم آپؐ کے ہیں

کون پوچھے گا انھیں، کس کی دہائی دیں وہ
شاہِ کونین! گرفتارِ الم آپؐ کے ہیں

فکرِ راہیؔ کو پر و بال عطا کر شاہا!
علم و فن آپؐ کے، قرطاس و قلم آپؐ کے ہیں

❖❖❖

O

چشمِ کرم ! غموں سے پریشاں ہیں مصطفیٰؐ
ہم آپؐ کے غلامِ غلاماں ہیں مصطفیٰؐ

اے دل نہ چھوڑ دامنِ محبوبِ کبریاؐ
تریاقِ زہر ، درد کے درماں ہیں مصطفیٰؐ

سرکارؐ آسمانِ رسالت کے تاجدار
انجمِ رسل ہیں ، نیّرِ تاباں ہیں مصطفیٰؐ

ہم مفلسوں کی آپؐ کے در پر قطار ہے
حیرت ہے اس قطار میں شاہاں ہیں مصطفیٰؐ

اِک آپؐ ہی کے روئے منور کی ہے ضیا
تنویرِ صبح ، حسنِ بہاراں ہیں مصطفیٰؐ

ملبوس جامۂ بشری میں ہیں ، اصل میں !
نوری نژاد ، مظہرِ یزداں ہیں مصطفیٰؐ

لوح و قلم ، زمان و مکاں اور لامکاں
روح ورواں ہیں سب کی رگِ جاں ہیں مصطفیٰؐ

''واللیل'' زلف ہے، رخِ زیبا ہے ''والضحیٰ''
قرآں گواہ حاصلِ قرآں ہیں مصطفیٰؐ

بے خوفِ سمت آپ کا راہی ہے گامزن
ہرچند رہ میں خارِ مغیلاں ہیں مصطفیٰؐ

❖❖❖

O

عشقِ نبیؐ ! حیات ہے زنداں ترے بغیر
کب ہوسکا ہے گھر یہ چراغاں ترے بغیر

انسانیت کے مدعی لاکھوں ہوئے مگر
انساں نہ بن سکا کوئی انساں ترے بغیر

کتنا کوئی موحدِ اعظم ہی کیوں نہ ہو
کہلائے گا نہ صاحبِ ایماں ترے بغیر

تو وجہِ ''کن فکاں'' ہے تو ہی جانِ کائنات
معدوم تھا یہ عالمِ امکاں ترے بغیر

داعی بھی ، عین دعوتِ اللہ بھی ہے تو
کس کو بنائیں زیست کا عنواں ترے بغیر

سجدے ابوالبشرؑ نے کیے سینکڑوں برس
حاصل نہ کی عنایتِ یزداں ترے بغیر

خضرِ رہِ نجات ! تو ہی باعثِ نجات
یکسر عبث ہے خلد کا ارماں ترے بغیر

پرنور تیری ذات ہے قرآں تری صفات
راہیؔ بھلا ہو کس کا ثناخواں ترے بغیر

❖❖❖

O

عرش و لوح و قلم محمدؐ کا
خود مکینِ حرم محمدؐ کا

غمِ دنیا کی وسعتیں کیا ہیں
بے کراں ہے کرم محمدؐ کا

ان کے قول و عمل کے کیا کہنے
ہر اشارہ اہم محمدؐ کا

چاند تاروں کو دیکھنے والے
دیکھ نقشِ قدم محمدؐ کا

ساری دنیا کا غم مجھے کیوں ہو
راحتِ جاں ہے غم محمدؐ کا

صورت و ذات کے تو کیا کہنے
نام بھی محترم محمدؐ کا

فرش پر اک قدم شبِ اسریٰ
عرش پر اک قدم محمدؐ کا

عاصیو! در بدر نہ بھٹکو تم
وا ہے بابِ کرم محمدؐ کا

جاگ اٹھے ہیں بخت راہی کے
قرب ہے دم بہ دم محمدؐ کا

❖❖❖

O

"دنیٰ" کے شہہ نشیں ہیں سرورِ کونینؐ
کہ روح العالمیں ہیں سرورِ کونینؐ

ذرا دیکھو درودی چشمِ اقدس سے
جہاں تم ہو وہیں ہیں سرورِ کونینؐ

خطا کارو ، گنہہ گارو ، چلے آؤ
شفیع المذنبیں ہیں سرورِ کونینؐ

"فنا فی اللہ" کا یہ نشۂ جاوید
مئے حق الیقیں ہیں سرورِ کونینؐ

یقیناً آپؐ کے اسمِ مبارک میں
حروفِ انگبیں ہیں سرورِ کونینؐ

رموزِ کن کے واقف آپ کے شائق
بڑے ہی نکتہ بیں ہیں سرورِ کونینؐ

حدوں میں جس کی بے پایاں تحفظ ہے
وہی حسنِ حسیں ہیں سرورِ کونینؐ

رموزِ رب ہیں خود وارفتۂ آقاؐ
حقیقت کے امیں ہیں سرورِ کونینؐ

بلائیں حسنِ مطلق رخ کی لیتا ہے
حسینوں کے حسیں ہیں سرورِ کونینؐ

عطا نوری ردا ہو روحِ راہیؔ کو
کہ نورالعالمیں ہیں سرورِ کونینؐ

❖❖❖

O

کرم کی اک نظر اس پر خدارا یا رسول اللہؐ
ہے راہیؔ آپؐ کا قسمت کا مارا یا رسول اللہؐ

پریشاں، بے سہارا، حشر میں مخلوق جب ہوگی
شفاعت آپؐ کی ہوگی سہارا یا رسول اللہؐ

زبانِ قدس سے تاباں مقدر دونوں عالم کا
ہے روشن آپؐ کا ہر اک اشارہ یا رسول اللہؐ

یقیناً آپؐ کے اسمِ گرامی کے وسیلے سے
ملے گا کور چشموں کو نظارا یا رسول اللہؐ

وہی مہرِ ہدایت بن گیا صحبت کی برکت سے
جو تھا کفر و ضلالت کا شرارا یا رسول اللہؐ

شہہِ کونین و فیاضِ مکان و لامکاں رہ کر
ہمیشہ فقر و فاقہ میں گزارا یا رسول اللہؐ

سعادت روضۂ اطہر کے بوسے کی جو مل جائے
مقدر رشکِ انجم ہو ہمارا یا رسول اللہؐ

فرشتوں نے جگایا قبر میں راہیؔ فدائی کو
تو اس نے مضطرب ہو کر پکارا یا رسول اللہؐ

❖❖❖

O

اے حاملِ اسرارِ ''دنیٰ'' احمد مختارؐ!
وصف آپؐ کا ''لولاک لما'' احمد مختارؐ!

والشّمس ، ہے اک تذکرۂ روئے منور
''واللیل'' خمِ زلفِ دوتا احمد مختارؐ!

انوار و تقدس میں ہے فردوس سے بڑھ کر
واللہ مدینہ کی فضا احمد مختارؐ!

کونین کے سرتاج ہیں دارین کے سردار!
آقاؐ مرے ، محبوبِ خدا احمد مختارؐ!

مہر و مہہ و انجم ہو، گل و برگ و ثمر ہو
اک آپؐ سے عالم کی بقا احمد مختارؐ!

حقدار وہی آپؐ کے الطاف و کرم کا
جو آلؓ سے کرتا ہے وفا احمد مختارؐ!

نسبت ہی کہاں خاک کو نورِ نبویؐ سے
مجبور کجا اور کجا ' احمد مختارؐ!

افلاک کی تسخیر بھی ہوجائے گی آساں
نعلین کا صدقہ ہو عطا احمد مختارؐ!

مخلوق کرے آپؐ کی توصیف عجب کیا؟
کرتا ہے ثنا ''ربِّ علیٰ'' احمد مختارؐ!

کچھ نعتِ مقدس کا سلیقہ ہی عطا ہو
دہلیز پہ ہے فکرِ رسا احمد مختارؐ!

منظورِ نظر آپؐ کا ہو تادمِ آخر
راہیؔ کی بس اتنی سی دعا احمد مختارؐ!

❖❖❖

O

نہیں کچھ غم ، مسلّح آسماں ہے یا حبیبؐ اللہ
سروں پر آپؐ کا جب سائباں ہے یا حبیبؐ اللہ

دلوں میں دور تک کالا دھواں ہے یا حبیبؐ اللہ
مگر غم آپؐ کا آتش بجاں ہے یا حبیبؐ اللہ

بفضلِ حق تعالیٰ آپؐ کے الطاف کا سورج
جہانِ جسم و جاں میں ضوفشاں ہے یا حبیبؐ اللہ

قمر میں ، مہر و انجم میں ، ثمر میں ، غنچہ و گل میں
بہر جا آپؐ کا جلوہ عیاں ہے یا حبیبؐ اللہ

عطا فرمایئے رحمت کے صدقے میں اسے ساحل
سفینہ اور بحرِ بے کراں ہے یا حبیبؐ اللہ

نہاں خانے میں دل کے آپؐ کی یادوں کے جگنوں ہیں
کہ بخت آور جبیں پر کہکشاں ہے یا حبیبؐ اللہ

لبِ لعلیں کی جنبش ہے کہ اعجازِ تکلم ہے
نچھاور آپؐ پر حسنِ بیاں ہے یا حبیبؐ اللہ

فدا ہے آپؐ کے نقشِ قدم پر آپؐ کا راہیؔ
اسے کب احتیاجِ دوجہاں ہے یا حبیبؐ اللہ

❖❖❖

O

آپؐ من جملۂ ارماں ہیں رسولِؐ عربی
ہم فقط دید کے خواہاں ہیں رسولِؐ عربی

اصل میں منبعِ انوارِ خدائے برتر
چشمِ ظاہر میں تو انساں ہیں رسولِؐ عربی

آپؐ ہیں رحمتِ کونین و شفیعِ محشر
ہرطرح آپؐ کے احساں ہیں رسولِؐ عربی

ہفت اقلیم کی شاہی پہ نہیں کچھ موقوف
عرش وکرسی کے بھی سلطاں ہیں رسولِؐ عربی

ہم تو قابل بھی نہیں چشمِ کرم کے تاہم
آپؐ کے لطف فراواں ہیں رسولِؐ عربی

دافعِ کرب و بلا ، شافعِ امراض و وبا
بخدا درد کے درماں ہیں رسولِؐ عربی

خود ہی خلاقِ دوعالم ہے ثنا خوانی میں
کیا عجب خَلق ثنا خواں ہیں رسولِؐ عربی

فیصلہ اجنبی و دوست کے حق میں یکساں
صلح وعدل آپؐ پہ نازاں ہیں رسولِؐ عربی

عابدو ! فرضِ مقدم نہ فراموش کرو
طاعت و ورع کی میزاں ہیں رسولِؐ عربی

چہرہ والشمّس کی تفسیر ہے گیسو واللیل
سر بہ سر صورتِ قرآں ہیں رسولِؐ عربی

❖❖❖

O

آپؐ شمعِ بزمِ امکاں رحمۃ للعالمینؐ
آپؐ سے پل پل درخشاں رحمۃ للعالمینؐ

چاہِ زم زم سے مقدس، حوضِ کوثر سے عظیم
آپؐ کا چاہ زنخداں رحمۃ للعالمینؐ

درحقیقت ہیں سبھی نعلینِ اقدس کا غبار
ماہ و انجم ، مہرتاباں ، رحمۃ للعالمینؐ

ساری دنیا کی نگاہوں کا بھرم کھل جائے گا
اک نظر سوئے غریباں رحمۃ للعالمینؐ

کیوں نہ نورِ مصطفیٰؐ سے ہوگا عالم فیض یاب
مرأتِ تنویرِ یزداں رحمۃ للعالمینؐ

آنحضورِ پاک کے در کی گدائی کیا کہیں
ہیچ ہے تختِ سلیماں رحمۃ للعالمینؐ

رقص میں ہے ہر نفس ''صل علیٰ'' کی تھاپ پر
نغمۂ تارِ رگِ جاں رحمۃ للعالمینؐ

آپؐ کے راہی کے حق میں پھول بن جائیں گے سب
سنگِ رہ ، خارِ مغیلاں رحمۃ للعالمینؐ

❖❖❖

O

ظلمت کدہ تھا نازشِ صد طور ہوگیا
دل آپؐ ہی سے جلوہ گہہِ نور ہوگیا

مبہوت ہوگیا ہے نہ مسحور ہوگیا
دل ان کی رحمتوں سے شرابور ہوگیا

جو آپؐ کے قریب ہوا اس کو رب ملا
رب اس سے دور، آپؐ سے جو دور ہوگیا

آقاؐ تو شاہِ کُل ہیں، غلاموں کا قول بھی
شادابیٔ حیات کا دستور ہوگیا

غم آپؐ کا ہے نعمتِ عظمیٰ مرے حضورؐ
جس کو عطا ہوا وہی مسرور ہوگیا

رک جا کہ اب تو جلوۂ آقاؐ نصیب ہو
اک سنگِ ہجر، شیشۂ دل چور ہوگیا

دیکھی جو آفتابِ رسالتؐ کی اک کرن
باطل چراغِ پا ہوا، بے نور ہوگیا

اعجازِ نعتِ سرورِ کونین دیکھیے
راہی سا بدنصیب بھی مبرور ہوگیا

❖❖❖

O

کیسی خلد کی باتیں، ذکر کیوں ہے، جنت کا
دیکھ ، کوچۂ طیبہ شاہکار قدرت کا

الفت و محبت کے اس میں لاکھوں انجم ہیں
دینِ مصطفیٰؐ بے شک آسماں ہے رحمت کا

نورِ بزمِ یزدانی ، اس کی ضو ہے لافانی
تا ابد درخشندہ یہ دِیا نبوت کا

رب نے بعد مدت کے اس کی التجا سن لی
وحی کو شرف بخشا مصطفیٰؐ کی نسبت کا

دَورِ آسماں شاہد، آپؐ ہی نے پہنایا
سر پہ آدمیت کے تاج، علم و حکمت کا

موئے پاک رکھتے تھے خالدؓ اپنی پگڑی میں
فتح پاؤں پڑتی تھی ، رن پڑا جو شدت کا

پیٹ پر جو پتھر ہیں ، سرورِ دوعالمؐ کے
سنگِ کعبہ سے افضل ، حکم یہ طریقت کا

ہر دعائے مسنوں کو روز و شب پڑھے جاؤ
جاں یہی اطاعت کی ، مغز یہ عبادت کا

شاہِ دیںؐ کے پیروں پر سوگیا ورم شب بھر
اس نے کام یہ راہی کر دکھایا جرأت کا

❖❖❖

O

وہ سخاوت وہ مروت سرورِ کونینؐ کی
حرزِ جاں ہے یاد حضرت سرورِ کونینؐ کی

صد بلائے ناگہانی، صد عذابِ جاں شکن
ہے مسیحا چشمِ الفت سرورِ کونینؐ کی

آپؐ پر قربان ہیں سب جان و مال و والدین
اصلِ ایماں ہے محبت سرورِ کونینؐ کی

ماہ و نجم، کہکشاں ہیں انبیا و اولیا
مہرتاباں ہے نبوت سرورِ کونینؐ کی

رنگِ دنیا آپ سے ہے نورِ عقبیٰ آپؐ سے
ذرہ ذرہ میں ہے بہجت سرورِ کونینؐ کی

کیا زمین و آسماں ہیں، کیا مکان و لامکاں
سب پہ جاری ہے حکومت سرورِ کونینؐ کی

تا ابد باقی رہے گی عظمتِ آلِ رسولؐ
کس قدر اعلیٰ ہے نسبت سرورِ کونینؐ کی

جسم کے صحرا میں پیاسی روح کی درماندگی
آبِ حیواں ہے شریعت سرورِ کونینؐ کی

اپنے اپنے دل کی حالت صاف آئے گی نظر
دیکھ آئینہ ہے صورت سرورِ کونینؐ کی

ذکر دنیا جیسے راہی تیرہ و تاریک راہ
نور کا ہالا ہے مدحت سرورِ کونینؐ کی

❖❖❖

O

اک نگاہِ لطف آقا ' اک نظر یا مصطفیٰؐ
تک رہی ہے راہ ' تکمیلِ بشر یا مصطفیٰؐ

آپؐ کے قدموں میں مل جائیں گی ساری رفعتیں
سعیٔ لاحاصل خلاؤں کا سفر یا مصطفیٰؐ

باوجودِ زہد وتقویٰ آپؐ اگر راضی نہ ہوں
معتبر ، ہوجائیں گے نامعتبر یا مصطفیٰؐ

جسمِ اطہر پر پسینے کے جو دیکھے ہیں گہر
شرم سے بے آب ہے سلکِ گہر یا مصطفیٰؐ

آپ یوں ہی زحمتِ نظارہ فرمالیں اگر
مثلِ مہر و مہ چمک اٹھیں حجر یا مصطفیٰؐ

آدمی کی حیثیت کیا ، حکم کی تعمیل میں
سرنگوں ہوکر چلے آئے شجر یا مصطفیٰؐ

آپؐ ہی کے نام سے تاثیر پیدا ہوگئی
ورنہ پہلے ہر دعا تھی بے اثر یا مصطفیٰؐ

جوش، بے باکی، عزیمت، یخ گرفتہ ہوگئے
تن میں پھر بھر دیجیے برق و شرر یا مصطفیٰؐ

ہمتِ راہی کو کچھ تو ہمت افزائی ملے
ہر قدم ہے حادثوں کی رہگزر یا مصطفیٰؐ

❖❖❖

O

شریعت ختم ہے تمؐ پر، طریقت ختم ہے تمؐ پر
مقامِ قرب رب کی ہر نہایت ختم ہے تمؐ پر

بہ شوقِ بندگی، پائے مبارک پھول جاتے ہیں
یہ اندازِ تعلق ، یہ نہایت ختم ہے تمؐ پر

تمہارے نور سے ہر جادۂ عرفاں ہوا روشن
ہدایت معتبر تم سے ، ہدایت ختم ہے تمؐ پر

خطابِ رحمتِ عالم تمہیں کو زیب دیتا ہے
وہ اعدا پر عنایت ، وہ مروت ختم ہے تمؐ پر

تمہارے حکم ہی پر ہے مدارِ حلّت و حرمت
نزولِ وحی رب کی شان وشوکت ختم ہے تمؐ پر

تمہیں تو ہو معزز میہمانِ لامکاں آقاؐ
شبِ اسریٰ کی ذی شوکت سیاحت ختم ہے تمؐ پر

شفیع المذنبیںؐ، راہؔی فدائی پر نوازش ہو
کہ روزِ حشر بس حق کی شفاعت ختم ہے تمؐ پر

❖❖❖

O

یوں ہو بلند بخت کا اختر رسولِ پاکؐ
میری جبیں ہو، آپؐ کا ہو در رسولِ پاکؐ

عرفانِ ذاتِ بحت کے مظہر رسولِ پاکؐ
حسنِ ازل کی دید کے منظر رسولِ پاکؐ

ضوبار آسمانِ رسالت کو دیکھیے
انجم رسل ہیں ، ماہِ منور رسولِ پاکؐ

لوح و قلم ، زمان و مکاں اور لامکاں
اللہ رے سبھی کا مقدر رسولِ پاکؐ

وردِ زباں صلوٰۃ و سلام النبیؐ رہے
کُل کائنات ہوگی مسخر رسولِ پاکؐ

''لبیک'' کی صدا ہو لبوں پر دمِ فراق
پیشِ نظر ہو روضۂ اطہر رسولِ پاکؐ

طٰہٰ و نٓ آپؐ ہیں یٰسین آپؐ ہیں
خلاق کی کتابِ مصوّر رسولِ پاکؐ

دیکھا ''ومارمیت'' کا اعجاز دہر نے
پھینکے تھے جب کہ آپؐ نے کنکر رسولِ پاکؐ

اک آپؐ ہی کے نامِ مبارک کا لمس ہے
ساری فضاء ہوئی ہے معطر رسولِ پاکؐ

اللہ پاک نورِ سماوات و ارض ہیں
اور اس کا عکس، نور کے پیکر رسولِ پاکؐ

راہیؔ چلے گا کیسے بھلا راہ چھوڑ کر
فکر و نظر کے آپؐ ہیں محور رسولِ پاکؐ

❖❖❖

O

خار رشکِ گل بنے ، شعلے بھی شبنم ہو گئے
ان کی وہ چشمِ کرم ، اعدا کے سرخم ہو گئے

نورِ حق ، شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ کے فیض سے
پیکرِ ظلمت جو تھے نورِ مجسم ہو گئے

کیا کہیں پیراہنِ اقدس کے پیوندوں کا بخت
آپؐ کی نسبت کے صدقے میں مکرم ہو گئے

جب بھی تھاما آدمیت نے یہ دامن آپؐ کا
زندگی کے ٹوٹے رشتے آپ محکم ہو گئے

منتشر تھے سنگ ریزے ایک مدت دشت میں
دستِ معجز کیا لگا درِّ منظّم ہو گئے

سارے اوصافِ حسیں دریا میں نہروں کی طرح
آپؐ کی اک ذات میں آ آ کے مدغم ہو گئے

رنگ لایا اس طرح درسِ محبت آپؐ کا
دشمنِ جاں تھے عمرؓ ، فاروق اعظم ہو گئے

آج تک حیراں ہے دنیا آپؐ کے اعجاز پر
کس طرح صحرا نشیں سرتاجِ عالم ہو گئے

آپؐ کے اک نظم سے ، تسبیح کے دانوں کی مثل
شوق سے فخر و غنا مربوط باہم ہو گئے

آپؐ کے قدموں میں راہی ہے حیاتِ دو جہاں
آپؐ کا غم کیا ملا کافور سب غم ہو گئے

❖❖❖

O

غمِ حبیبؐ خدا چاہیے خوشی کے لیے
یہی تو درد کا درماں ہے آدمی کے لیے

شہہِ اُممؐ کے تصدق میں کل جہاں کا وجود
کھلی دلیل ہے اعزازِ سروری کے لیے

قدم قدم پہ ضلالت کی دھند چھائی ہے
بس ایک آپؐ کا جادہ ہے روشنی کے لیے

دلِ حزیں میں مچلتی ہے دید کی خواہش
ملے غلام کو یہ بخت اک گھڑی کے لیے

حیاتِ پاک کا اعجاز سرمدی واللہ
ہے اسوۂ حسنہ مفلس و غنی کے لیے

حضورِ پاکؐ کا لازم ہے اتباعِ تمام
نجاتِ آخرت و نفع دنیوی لیے

ہے اختلاف کے نرغے میں امت بیضا
دعا حضور کریں ربطِ باہمی کے لیے

نقوشِ پائے مقدس کو چوم لے راہی
نصیب چاہیے مولا کی بندگی کے لیے

❖❖❖

O

کرم تھا مہربانی تھی ، خدا کی خاص رحمت تھی
ولادت مصطفیٰؐ کی دونوں عالم کی سعادت تھی

وہاں کی شام کو رشکِ سحر حضرت نے کرڈالا
جہاں کی صبحِ تیرہ سے خجل شب خیز ظلمت تھی

بلاغت جان دیتی تھی ذرا سی جنبشِ لب پر
خموشی آپؐ کی اُمّی لقب ، لبریزِ حکمت تھی

کمالِ اتحادِ ظاہر و باطن کا کیا کہنا
تھی سیرت صورتِ بیضا، جہاں خلوت میں جلوت تھی

سمٹ کر آ گئی یکجا یدِ فطرت کی پرکاری
مقدس ذات بس شہ پارۂ تخلیقِ قدرت تھی

رخِ والشّمس پر واللیل کے گیسو کا کیا کہنا !
خدا خود رخ پہ شیدا تھا خدائی محوِ حیرت تھی

وہیں پر مصطفیٰؐ نے امن کے پرچم کو لہرایا
جہاں راہی تشدد تھا ، حقارت تھی ، عداوت تھی

❖❖❖

O

اصلِ دیں، حاصلِ ایماں ہیں رسولِ اکرمؐ!
راہِ حق ، منزلِ عرفاں ہیں رسولِ اکرمؐ!

فخرِ داوٗدؑ و سلیماںؑ ہیں رسولِ اکرمؐ!
نازشِ یوسفِؑ کنعاں ہیں رسولِ اکرمؐ!

آپؐ کی ذات کے صدقے ہے رسالت کی عطا
کل رُسل آپؐ پہ قرباں ہیں رسولِ اکرمؐ!

انبیا میں ہے کوئی ماہ تو کوئی انجم
رشکِ خورشیدِ درخشاں ہیں رسولِ اکرمؐ!

بوسۂ اسمِ مقدس کا کرشمہ واللہ
بام و درِ فکر کے تاباں ہیں رسولِ اکرمؐ!

شاہِ ''لولاک'' فقط جانِ دوعالم ہی نہیں
وحدتِ حق کے بھی عنواں ہیں رسولِ اکرمؐ!

عرقِ جسمِ مطہر کی مہک کیا کہیے!
مشک و عنبر بھی پریشاں ہیں رسولِ اکرمؐ!

آپؐ کی کملی کا پھر سایہ عطا ہو ہم کو
پھر سے ہم بے سروساماں ہیں رسولِ اکرمؐ!

اسے اندیشۂ دنیا ہے نہ خوفِ عقبیٰ
آپؐ راہی کے نگہباں ہیں رسولِ اکرمؐ!

❖❖❖

O

تمنائے ہر دل ، دیارِ مدینہ
ہے رشکِ ارم لالہ زارِ مدینہ

یہی خواب گاہِ حبیبؐ خدا ہے
یہی باعثِ افتخارِ مدینہ

یقیناً ہے اعجازِ قربت یقیناً
منور ہیں قربِ جوارِ مدینہ

زمیں کیوں نہ قسمت پہ اپنی ہو نازاں
کہ عرشِ بریں ہے نثارِ مدینہ

چلو دامنِ دل مرادوں سے بھر لیں
یہ دیکھو ، درِ تاجدارِ مدینہ

غمِ زندگی! اپنے چہرے پہ مل لے
مقدر کا غازہ غبارِ مدینہ

شہہِ دوجہاں ! اذن کی بھیک دے دیں
بہت سخت ہے انتظارِ مدینہ

یہاں سر کے بل چل کے آتے ہیں راہی
مقامِ ادب رہگذارِ مدینہ

❖❖❖

O

جو گھڑی آپ کی قربت میں بسر ہوتی ہے
درحقیقت وہی معراجِ بشر ہوتی ہے

کور چشموں نے اسے عیب کہا بھی تو کیا
پیروی آپؐ کی لاریب ہنر ہوتی ہے

سر کے بل جو بھی چلے روضۂ انور کی طرف
کہکشاں کے لیے راہ گزر ہوتی ہے

آپؐ کے ہجر میں روتی ہوئی آنکھوں کی قسم
آنسوؤں کی یہ لڑی سلکِ گہر ہوتی ہے

شبِ دیجور نہ کیوں بقعۂ انوار بنے
رخِ زیبا کی جھلک رشکِ قمر ہوتی ہے

درِ اقدس کہ جہاں بٹتی ہے دارین کی بھیک
جبہ سائی بھی وہاں زینتِ سر ہوتی ہے

زلفِ واللیل پہ وارفتہ ہوئی شامِ حسیں
روئے والشّمس کے صدقے میں سحر ہوتی ہے

زینتِ لب ہو اگر سرورِ کونین کا نام
پھر تو ہر ایک دعا رو بہ اثر ہوتی ہے

دونوں عالم کی سعادت اسے ہو جائے نصیب
جس پہ سرکارِ دوعالمؐ کی نظر ہوتی ہے

شاہِ کونینؐ کے انفاس کی تاثیر تو دیکھ
ریگزاروں کی فضا خلدِ نظر ہوتی ہے

پھر تو راہی کو کوئی غم نہ کوئی یاس و ہراس
آپؐ کی یاد جو ہمراہِ سفر ہوتی ہے

❖❖❖

O

رشکِ لعل و گہر، حال و قال آپؐ کے
فخرِ شمس و قمر، ماہ و سال آپؐ کے

محترم ، محتشم ، مختتم ، مغتنم
رب کے نورِ نظر، اہل وآل آپؐ کے

ظاہری قربتیں، باطنی نسبتیں
ہوگئیں معتبر حسبِ حال آپؐ کے

بحرِ لطف آپؐ کا، بے کراں بے کراں
خُلق بھی سربسر بے مثال آپؐ کے

لمس سے ذرّۂ خاک، رشکِ نجوم
کتنے معجز اثر ہیں نعال آپؐ کے

آپؐ ہی کی عطا، آپؐ ہی سے ہُدیٰ
ہیں فدا آپؐ پر سب کمال آپؐ کے

ثبت ارضِ عدم پر ہیں نقشِ قدم
رونقِ بحر و بر خدّ و خال آپؐ کے

واقفِ کُل نہاں ، وارثِ دوجہاں
ہیں کہاں مختصر علم ومال آپؐ کے!

آپؐ شمعِ ازل ، آپؐ روحِ ابد
خَلق سے دور تر، اشتغال آپؐ کے

موسموں کا اثر اُس پہ ہوتا نہیں
برگ و بارِ شجر ، لازوال آپؐ کے

ہم غلاموں سے راہیؔ یہ ممکن نہیں
دن گزاریں اِدھر بے خیال آپؐ کے

❖❖❖

O

گھپ اندھیرا دلِ عاصی کا پگھلتا جائے
احمداً، نور مجسم میں وہ ڈھلتا جائے

معتبر ہے وہ خرد اہلِ بصیرت کے قریں
سر کے بل آپؐ کی راہوں پہ جو چلتا جائے

آپؐ کی دید سے پھوٹے افقِ دل پہ دھنک
علم و ادراک کا سرچشمہ اُبلتا جائے

زرخریدِ شہہِ کونینؐ بھی حسبِ منشا
نظم عالم کے تقاضوں کو بدلتا جائے

آپؐ کے غم کا جو کونپل ہے دلِ شیدا میں
بادِ صرصر بھی چلے، پھولتا پھلتا جائے

کیا یہ ممکن ہے حضورؐ آپ کا عاشق جو رہے
آتشِ جوع و عطش میں بھی وہ جلتا جائے

بے عمل مادحِ کونینؐ کا نقشہ راہی
پا بہ زنجیر گلستاں میں ٹہلتا جائے

❖❖❖

O

آسمانوں کے بھی آسماں مصطفیٰؐ
بے سہاروں کے ہیں سائباں مصطفیٰؐ

یہ ازل وہ ابد، کیا مکاں ، لامکاں
نعت میں سب ہیں رطب اللساں مصطفیٰؐ

بحرِ ظلمت سے ڈر؟ کوہِ عصیاں کا غم!
جب کے ہیں رحمتِ بے کراں مصطفیٰؐ

آپؐ کے نام ہو تو اڑیں گی کہاں
دامنِ شرع کی دھجیاں ، مصطفیٰؐ

یہ ہے شان آپؐ کی ، آپؐ ہی سے اٹھا
وحیِ قرآں کا بارِ گراں ، مصطفیٰؐ

سجدہ گاہِ فلک، قبلہ گاہ ملک
رشکِ عرش آپؐ کا آستاں، مصطفیٰؐ

زندگی ہی نہیں ، موت بھی ہوگئی
آپؐ کے لمس سے جاوداں، مصطفیٰؐ

کشتیِ زیست جس سے ہے سالم ہنوز
ہے درودوں کا وہ بادباں مصطفیٰؐ

ذکرِ احمد سے ہے باغ میں انقلاب
کھل اٹھے گل بہ دورِ خزاں ، مصطفیٰؐ

کیا وہ مومن ہے سوچے کوئی لمحہ بھر
عشق میں آپؐ کے ہے زیاں، مصطفیٰؐ

روحِ راہیؔ طرف، لطف کی اک صدف
مصطفیٰؐ ، اے مرے مہرباں مصطفیٰؐ

❖❖❖

a

قرارِ قلبِ مکین و مکاں وہیؐ تو ہیں
سکونِ روحِ زمین و زماں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کی ذات ہے فخرِ جہان و رشکِ جناں
ستارۂ فلکِ لامکاں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کا نور ہے جاری ازل سے تا بہ ابد
برنگِ مظہرِ حق ضوفشاں وہیؐ تو ہیں

سراجِ رحمتِ کونین و منبعِ احساں
نوازشوں کے یمِ بے کراں وہیؐ تو ہیں

سبھی معارفِ اعیان انؐ کے قبضے میں
ہے جو بھی علم و ہنر، نکتہ داں وہیؐ تو ہیں

انہیںؐ کے ایک اشارے پہ وقت ہے جاری
نظامِ کون کے روحِ رواں وہیؐ تو ہیں

وہیؐ تو ماضی و حال و مآل کے مخبر
شہود و غیب کے بس رازداں وہیؐ تو ہیں

مصیبتوں میں گھرے جب بھی کشتیِ امت
محافظت کے لئے بادباں وہیؐ تو ہیں

سخن شناس ہے راہیؔ انہیںؐ کے صدقے میں
نوا و حرف کے بھی پاسباں وہیؐ تو ہیں

v v v

a

حشر تو کہتا ہے ، تیرا اب یہاں کوئی نہیں
دل مصر ہے ، مصطفیٰؐ ہوں گے جہاں کوئی نہیں

ریگِ طیبہ سے سجالے ، مانگ اپنی اے فلک
عرش پر بھی ایسی روشن کہکشاں کوئی نہیں

نسبتِ نوری کا صدقہ ، اس کا عرفاں ہوگیا
ورنہ عالم میں نشانِ بے نشاں کوئی نہیں

رحمتِ حق پوچھتی ہے عاصیو، کچھ تو کہو
سر جھکائے کیوں ہو،تم میں نعت خواں کوئی نہیں؟

سنگ ریزے ہوں، شجر ہوں ،مہر و انجم یا قمر
نعت میں رطب اللساں سب، بے زباں کوئی نہیں

کیا رباعی ، کیا قصیدہ ، کیا غزل، کیا مثنوی
ماسوائے نعتِ شہؐ ،معجز بیاں کوئی نہیں

ان کی نورانی تجلی ، ان کی آفاقی ضیا
ان درودوں کے مماثل شمع داں کوئی نہیں

تیرے حق میں اسوۂ شاہِؐ ہدیٰ سے بھی عظیم
اے شعورِ زندگانی ، ارمغاں کوئی نہیں

ہے بقائے عرش وفرش ان سے تو سن،ان کے سوا
کائناتِ قدس کا ، روح ورواں کوئی نہیں

سینۂ کونین پر ہے نقشۂ نعلین ثبت
پھر تو تفریقِ مکان و لامکاں کوئی نہیں

بحرِ رحم و انس راہی موجزن لاکھوں مگر
رحمت للعالمینؐ سا بے کراں کوئی نہیں

v v v

”مختصر سیرت طیبہ“

پہلا باب

اسلام سے پہلے

a

حمد لائق ہے یقیناً ہر طرح رحمٰن کو
جس نے راہِ حق دکھائی بے گماں انسان کو

سرورِ کونینؐ و شاہِ دیں پہ ہوں لاکھوں درود
جن کی سیرت نے عطا کی زندگی ایمان کو

آلؑ اطہر اور اصحابِؓ پیمبر کو سلام
یاد رکھیں گے مسلماں ان کے ہر احسان کو

ہم پہ لازم ہے کریں بروقت سیرت کا بیان
تاکہ علم و عقل کی دولت ملے نادان کو

اولاً اسلام سے آگے کا کچھ ہوجائے ذکر
جس سے حاصل ہوگی بے شک روشنی اذہان کو

آدمؑ و حواؑ کو پیدا جب کیا اللہ نے
فکرِ شر لاحق ہوئی تھی ہر طرح شیطان کو

نوحؑ پیغمبر تھے ایسے، لوگ جب منکر ہوئے
رب نے ان سب پر مسلط کردیا طوفان کو

قومِ لوطؑ و ہودؑ بھی لاریب گمرہ ہوگئی
چند ہی تھے جو یقیناً پاگئے عرفان کو

قومِ داؤدؑ و سلیماںؑ ، صالحؑ و یونسؑ کی قوم
امتحاں سب کا ہوا کچھ نے بچایا آن کو

v v v

یوسفؑ و یعقوبؑ و ایوبؑ اور پھر اسحاقؑ نے
ہر طرح باقی رکھا پیغمبرانہ شان کو

امتحاں تھا سخت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کا
مل گئی پھر سرخ روئی آخرش ذی شان کو

جدِ اعلیٰ تھے یہ دونوں احمدؐ مختار کے
چاہتے تھے آپؐ بے حد دونوں دادا جان کو

بعد ازاں موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے حواری آگئے
رد جنہوں نے کردیا تھا عمدہ دسترخوان کو

پھر تو کیا ہر قطعۂ گیتی پہ ظلمت چھا گئی
کھا گئی تاریکیٔ دل رونق ایقان کو

یہ تھی دنیا کی بری حالت، عرب کی بالخصوص
بندۂ رحمٰں بھی خوش کرنے لگا شیطان کو

قتل و غارت، ظلم و وحشت کی فضا چھائی ہوئی
رورہی تھی روح آدمؑ ہر نفس جی جان کو

شہر و قریہ بت پرستی کی وبا سے مضمحل
اس سے مستثنیٰ رکھیں کیوں مصر کو ایران کو

الغرض رقصِ ضلالت سے تھی دنیا نیم جاں
حق نے نورِ مصطفیٰ سے بھردیا ایوان کو

v v v

دوسرا باب

ولادتِ باسعادتؐ

a

آپؐ کا اعلیٰ نسب، ارفع حسب، افضل لقب
آپؐ سردارِ دو عالم، آپ ہی محبوبِ رب

جد اعلیٰ آپ کے ''عبدالمنافؒ'' باصفا
حضرتِ ''ہاشمؒ'' ہیں پردادا، رئیسِ بے ریا

تھے جو ''عبدالمطلب'' جدِّ حقیقی آپؐ کے
سرپرستِ مخلص و غمخوار اصلی آپؐ کے

بہرِ زمرم ، کی انہوں نے نذرِ فرزند جواں
رحمتِ رب سے نکل آیا تھا زمزم کا کنواں

آپؐ کے تھے قبلہ ''عبداللہؓ'' والد محترم
والدہ کا نام نامی ''آمنہؓ'' تھا لاجرم

تھا ظہور آقاؐ کا آخر اولاً نورِ وجود
آپؐ کی آمد سے تھے کونین بھی محوِ درود

جب ولادت باسعادت کا وہ لمحہ آگیا
منہ کے بل بت گر پڑے، شیطان بھی تھرّا گیا

اک جھماکا نور اقدس کا ہوا چاروں طرف
مہر و ماہ و کہکشاں حیرت زدہ تھے صف بہ صف

خوب تر اسمِ گرامی ہے ''محمدؐ'' آپ کا
رب نے ''احمدؐ'' بھی کہا ہے آپؐ ہی کو جابجا

لے گئیں بہر رضاعت جب ''حلیمہؓ سعدیہ''
ان کے گھر روشن ہوا رحمت کا، برکت کا دیا

رب نے رکھا آپؐ کے سر پر یتیمی کا جو تاج
سرپرستی پھر ''ابوطالبؑ'' نے کی حسب رواج

آپؐ کی پاکیزہ طفلی تھی، جوانی باحیا
حالِ شقِّ صدر سے مقصد نمایاں ہوگیا

قوم میں آنے دیا ہرگز نہ کوئی افتراق
نصب ' کعبہ میں کیا اسود حجر بالاتفاق

آپؐ صادق اور امیں ہیں رحمۃ اللعالمیں
آپؐ کا احساں سبھی پر آسماں ہویا زمیں

آپؐ ہادی آپؐ مہدی آپؐ روحِ کائنات
آپؐ کی طاعت حیات، اورآپؐ سے غفلت ممات

v v v

تیسرا باب

نبوت ورسالت

a

جوں ہی باغِ عمر پر چالیسویں چھائی بہار
رب نے بخشی آپؐ کو بے شک نبوت پُر وقار

لے کے جبریل امیںؑ آئے خدا کا مدّعا
وحی کی پہلی ندا سے ضوفشاں غارِ حرا

لفظِ ''اقرا'' سے ہوئی تھی وحیٔ رب کی ابتدا
جس کا مطلب ہے ''پیمبر پڑھ بنام کبریا''

وحی کی تاثیر سے دل آپؐ کا تھا بے قرار
دی انھیں حضرت خدیجہؓ نے تسلی خوش گوار

نیک بیوی آپؐ کی وہ عابدہ تھیں صادقہ
اور حسنِ ظاہر و باطن سے بھی آراستہ

مصطفیٰؐ نے قوم کو توحید کی دعوت جو دی
خوش نصیبوں کو فقط ایمان کی دولت ملی

بولہبؔ، بوجہلؔ، عتبہ نے کیا انکار سخت
باندھنے پر ہوگئے مجبور اکثر اپنا رخت

مومنوں کو پے بہ پے تکلیف دینے کے لیے
مستعد سب ہوگئے کفار و مشرک شہر کے

غم زدہ تھے، کی ابوطالب نے ایسے میں مدد
کردیا سب دشمنوں کے دعوئے بیجا کو رد

منکروں کی تھی تمنا شمعِ دیں کی لو بجھے
رب کا لیکن فیصلہ یہ تاابد روشن رہے

نخلِ دیں ادبار کی شدت سے مرجھاتے ہیں کب
شاہِ بطحیٰؐ ، باغبانِ شرع گھبراتے ہیں کب

v v v

چوتھا باب

صحابۂ کرامؓ

a

آپؐ کی تھی دعوتِ توحید اتنی پُر اثر
چشمۂ فیاض سا بہنے لگا قلبِ حجر

اولاً حضرت خدیجہؓ نے قبولِ دیں کیا
جس سے ان کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہوگیا

بعدازاں صدیق اکبرؓ نے جلائی شمعِ دیں
افضلِ انساں وہ بعدِ انبیاء و مرسلیں

حضرتِ فاروق اعظمؓ ، حضرتِ عثماں غنیؓ
جن کی عظمت کے ترانے گا رہا ہے عرش بھی

بے تکلف آپؐ پر شیدا ہوئے حضرت علیؓ
بن گئے وہ فضلِ رب سے علم و حکمت کے دھنی

حضرتِ جعفرؓ بھی ، حضرت زیدؓ بھی ، معمارِ دیں
مومنوں میں چند ہی تھے سابقینِ اولیں

حضرت حمزہؓ جو تھے عمِّ رسولِ محترمؐ
ذاتِ والا آپ کی صد افتخار و مغتنم

صبر کے پربت تھے بے شک حضرت حبشی بلالؓ
آپ کی پیاری اذاں سے خوش تھا بے حد ذوالجلال

حضرت مصعبؓ، سمیّہؓ، حضرت عمارؓ و سعدؓ
سرفروشانِ صحابہؓ اور بھی ہیں ان کے بعد

حضرتِ بوذر غفاریؓ، حضرتِ عمرو ابنِ عاصؓ
محفلِ خیر البشرؐ کے حاضرانِ خاص خاص

الغرض یہ کاروانِ حق چلا سوئے حرم
جن کی رہ میں منتظر تھی ابتلا ہر ہر قدم

v v v

پانچواں باب

مکی زندگی

a

آپؐ پر حملے منظّم پے بہ پے ہونے لگے
آپؐ کے اصحاب اعدا کے نشانے پر رہے

دشمنوں نے آپؐ سے قطعِ تعلّق کرلیا
آپؐ کو شعبِ ابی طالب ہی میں رہنا پڑا

آپؐ لیکن دعوت دینے سے باز آئے نہیں
کیا بشر کیا جن سبھی تک لے گئے پیغامِ دیں

چل دیئے چاچا ابوطالب سوئے ملکِ عدم
داغِ فرقت دے گئیں حضرت خدیجہؓ صبح دم

وہ تو عام الحزن تھا جس میں ہوئے تھے حادثات
صبر کا اعلیٰ نمونہ تاجدارؐ کائنات

ہوگیا پھر عقد حضرت عائشہؓ سے آپؐ کا
آسمانی فیصلہ تھا اصل میں ظاہر ہوا

عائشہ صدیقہؓ تھیں بوبکرؓ کی نورِ نظر
جن سے امّت کو ملی فقہی بصیرت کی ڈگر

پھر کیا طائف کا رخ، تبلیغِ دیں کے واسطے
آپؐ نے چاہا وہاں ایمان کی دولت بٹے

ظلم و جبر و قہر جب آخر فزوں تر ہوگئے
اک دعا سے جاں نثارانِ پیمبر ہوگئے

آخرش جب ہوگئی رنج والم کی انتہا
رب نے فوری آپؐ کو معراج کا تحفہ دیا

ماورائے عقل و دانش واقعہ معراج کا
مصطفیٰؐ سے ہے کمالِ قربِ حق کا رابطہ

v v v

چھٹا باب

ہجرت

a

جب ملا اصحاب کو اذنِ رسولِ مصطفیٰؐ
حضرتِ عثمانؓ کی ہمراہی میں نکلا قافلہ

تھا نجاشی شاہِ حبشہ ایک عادل حکمراں
ہوگیا یہ قافلہ حبشہ کی جانب پھر رواں

چل پڑا تھا قافلہ اک دوسرا بھی اس طرف
حضرتِ جعفرؓ تھے میرِ کاروانِ ذی شرف

بعدازاں ہجرت کا اذنِ عام رب نے دے دیا
آپؐ نے اس وقت لی راہِ مدینہ طیبہ

حضرتِ بوبکرؓ بھی ہمراہ آقاؐ کے ہوئے
مونس و غمخوار و یارِغار مولاؐ کے ہوئے

کافروں نے قتل کی ناکام کوشش کی مگر
بے خطر جاری رہا سردارؐ دیں کا یہ سفر

جرأت رندانہ دکھلائی سراقہ نے وہاں
رحمۃ اللعالمیںؐ نے پھر انہیں دے دی اماں

فضلِ حق سے دشمنوں کی عقل دھوکا کھا گئی
غار میں تھی روشنی آنکھوں میں ظلمت چھا گئی

ایک بکری امّ معبد کی مثالی بن گئی
دستِ معجز کیا لگا اک دم نرالی بن گئی

طیبہ شوقِ دیدِ حضرت میں تھا کب سے بے قرار
تھا جو آقاؐ کے قدومِ میمنت کا انتظار

آخرش آمد ہوئی اہلِ مدینہ خوش ہوئے
منبعِ انوارِ رحمت آپؐ ہیں سب کے لیے

v v v

ساتواں باب

مدنی زندگی

a

نصرتِ حق سے قبا کی اولیں مسجد بنی
جس کی تعریف و ثنا قرآن میں خالق نے کی

بن گئی مسجد نبیؐ کی، اونٹنی بیٹھی جہاں
آپؐ تھے لیکن ابوایوبؓ کے گھر بے گماں

عہدو پیماں آپؐ نے اہلِ مدینہ سے کیا
جن کے حق میں امن کا کامل تیقن دے دیا

مشرکانِ مکہ آخر تلملاکر رہ گئے
دیکھ کر اعزازِ سرورؐ سیلِ غم میں بہہ گئے

قلبِ اعدا میں بھڑک اٹھی تھی نارِ انتقام
آپؐ کا اہل مدینہ کے دلوں میں تھا مقام

ہوگئے حق کے مقابل جمع سب باطل پرست
غزوۂ بدر و احد میں پے بہ پے کھائی شکست

جنگ میں بوجہل کیا عتبہ، عتیبہ کٹ گئے
اور جو باقی رہے منظر سے وہ بھی ہٹ گئے

غزوۂ خندق ، حنین و غزوۂ خیبر ، تبوک
کافرانِ قوم سے ہر جا ہوئی تھی سخت چوک

ٹوٹی شمشیر عکاشہؓ جب بحکم کردگار
آپؐ نے دی خشک ٹہنی، ہو ہوئی تیغ آبدار

چشم عاشق ضرب دشمن سے نکل باہر پڑی
دیدۂ بینا حسیں تر دست آقاؐ سے ہوئی

رب تعالیٰ نے کیا شیدائے حق کو سرخرو
روئے زیبا سے منور صبح و شامِ آرزو

v v v

آٹھواں باب

صلح حدیبیہ اور فتح مکہ

a

امن کی تاریخ میں صلحِ حدیبیہ کا نام
ہے منور، رشک حکمت اس کا یہ اعلیٰ مقام

صلح حق کی ، چشم ظاہر میں کھلی تذلیل تھی
درحقیقت حکمت دینی کی یہ تکمیل تھی

کافروں کے حسب منشا صلح کی جب آپؐ نے
ارضِ دل پر فتح و نصرت کے علم لہرادیئے

صلح کیا تھی، فتح حق کی اک حسیں تمہید تھی
چشم بینا کے لیے ایمان کی تاکید تھی

فتحِ مکہ خون ناحق کے بنا حاصل ہوئی
راستی و حق پرستی بے گماں کامل ہوئی

فتحِ مکہ نے دکھائے آپ کے خُلقِ عظیم
دشمنوں کے حق میں بھی تھے آپؐ محمود و کریم

آپؐ کی چشم کرم سے دونوں عالم مستفیض
آپؐ سے پائی شفا حاضر ہوا جو بھی مریض

آپؐ نے عزت فزوں کی تھی ابوسفیان کی
دے کے وحشی کو اماں یوں قدر کی انسان کی

عکرمہ بھی ہوگئے تھے آپؐ کے حلقہ بگوش
دشمنِ جاں، جاں نثاروں میں تھے باادراک وہوش

آپؐ نے چاہا تو ہندہ کی خلاصی ہوگئی
کفر و شرک و جملہ عصیاں کی تلافی ہوگئی

بالیقیں دریائے رحمت جوش میں تھا وقتِ فتح
شاہِ دیںؐ نے عفو سے سب کو نوازا وقت فتح

v v v

نواں باب

امہات المومنینؓ

a

گیارہ ازواجِ نبیؐ ہیں قابلِ صد احترام
سب کی سب امت کی مائیں ہیں، ادب سے ہو کلام

ان میں ہیں حضرت خدیجہؓ جن کا رتبہ ہے بلند
ان کے بطنِ پاک سے ہیں دخترانِ ارجمند

سیلِ الفت، بحر شفقت، مہر انہیں پر ختم ہے
مدحتِ اہل وفا باقی جو ہے وہ رسم ہے

امت بیضا کی لاثانی فقیہہ عائشہؓ
محسنِ شرعِ متین و حاملِ فکر رسا

سرورِعالمؐ کی ہیں صدیقہؓ محبوب نظر
حضرتِ صدّیقِ اکبرؓ کی ہیں وہ لختِ جگر

حضرت حفصہؓ ہیں بے شک دختر حضرت عمرؓ
چاہتے تھے ان کو بعد عائشہؓ خیرالبشرؐ

حضرتِ سودہؓ و زینبؓ ام سلمہؓ ان میں ہیں
حضرتِ میمونہؓ ، پھر حضرت صفیّہؓ ان میں ہیں

زینبؓ و ام حبیبہؓ پھر جُویریہؓ بھی ہیں
بیویاں سب محرمِ رازِ دروں خانہ بھی ہیں

امہات المومنینؓ ہیں قابل صد احترام
رب نے اپنے فضل سے بخشا انہیں اعلیٰ مقام

حضرتِ قاسمؓ ، براہیمؓ اور عبداللہؓ تھے
تین اولاد نرینہ سیدالکونینؐ کے

عہد طفلی ہی میں بے شک جاں بحق سب ہوگئے
یوں جوارِ رحمتِ رب میں وہ جاکر سوگئے

فاطمہؓ بنت پیمبرؐ آل میں ممتاز ہیں
حضرت حسنینؓ کی امّی ہیں وجہ ناز ہیں

زوجۂ حضرت علیؓ ابن ابی طالب ہیں وہ
درحقیقت ایک ہی جاں اور دو قالب ہیں وہ

حضرتِ زینبؓ ، رقیہؓ ، ام کلثومؓ نبیؐ
ہیں یقیناً دخترانِ سرورؐدیں ، چار ہی

v v v

دسواں باب

خلفائے راشدینؓ

a

حضرتِ بوبکرؓ بے شک ہیں خلیفہ اولیں
آپ یارِ غارِ مولیٰ ، آپ خیرالمومنیں

معتبر ہے آپ سے صدیق اکبرؓ کا خطاب
آپ کے صدق وصفا سے حرف بھی ہے فیضیاب

آپؓ نے دیں کے لیے سارا اثاثہ تج دیا
کچھ بچا رکھا نہ تھا گھر میں بجز نام خدا

آپؓ کا احساں ہے بے حد ملّتِ اسلام پر
ثبت مہرِ شاہِ دیںؐ ہے آپؓ کے ہر کام پر

دین کے دوم خلیفہ سیّدی حضرت عمرؓ
حکم جن کا مانتے تھے ساکنانِ بحروبر

تھا لقب فاروقِ اعظم،قول کے بے حد کھرے
آپؓ کو اعلیٰ مراتب حق تعالیٰ نے دیئے

چاہتا تھا آپؓ سے شیطان بھی راہِ فرار
رعبِ فاروقی سے دشمن دور ہی سے بے قرار

آپؓ کی نطق صفا بے شک لسانِ جبرئیلؑ
آپؓ کا ہر اک قدم راہِ شریعت کی دلیل

حضرتِ عثماں غنیؓ سوّم خلیفہ بالیقیں
با حیا رکّھا تھا اس نے تجھ کو اے احساسِ دیں

آپؓ ذوالنورین ، دامادِ پیمبرؐ تھے مگر
آپؓ کے گھر سے پرے تھا اس جہاں کا کرّ وفر

''جامع القرآں'' کا وصفِ خاص تھا جن کے لئے
آخرش قرآں پہ ان کے خون کے قطرے گرے

آپؐ سے چھپتی نہ تھی ہرگز نگاہِ فاسقاں
آپ نے تنبیہہ کی لاریب دورانِ بیاں

خوب آئے بعد ازاں شیرِ خدا حضرت علیؓ
سرورِ دیںؐ نے سکھایا تھا انہیں سرِّ خفی

کارزارِ دشمناں میں حیدرِ کرّار تھے
گھر میں حضرت فاطمہ زہراؓ کے بس دلدار تھے

پیار سے ان کو پکارا مصطفیٰؐ نے ''بوتراب''
کنّیت فوراً ہوئی روشن مثالِ آفتاب

بس یہی چاروں خلیفہ ہیں یقیناً راشدیں
جن کے قول و فعل سے ہے سرخرو دینِ متیں

v v v

گیارھواں باب

حجۃ الوداع اور وفاتِ اقدسؐ

a

آخری خطبہ قیامت تک رہے گا یادگار
جس نے روحِ آدمیت کو کیا ہے باوقار

خاک سے آدمؑ ہیں، سارے اِنس آدم زاد ہیں
حلقۂ انسانیت میں سب کے سب آزاد ہیں

آپؐ کا احساں، سکھائے ہیں اصول زندگی
ورنہ ہو جاتی مقدر حشر کی شرمندگی

آپ نے خطبہ دیا، پھر دین اکمل ہو گیا
مسئلہ آخر ورودِ پاک کا حل ہو گیا

آپؐ تنویرِ دوعالم آپؐ وجہِ کن فکاں
آپؐ شمعِ بزمِ امکان و چراغِ لامکاں

نُور تن پر خوبصورت ہے یہ پوشاکِ بشر
کچھ تقاضے خلعت شاہی کے ہوں حیرت نہ کر

آزمائش رنج و غم کی آپؐ پر بھی تو ہوئی
آپڑی تھی آپؐ پر بھی اک مصیبت کی گھڑی

ہوگئے جنگِ اُحد میں آپؐ کے دنداں شہید
کیا ضروری ہیں دلائل چند اک اس پر مزید

ایک ساعت کے لیے جب داغِ فرقت دے گئے
بہرِ امت اصل میں پیغامِ رحمت دے گئے

آپؐ فضلِ رب سے زندہ ہیں یقیناً قبر میں
دیکھتے سنتے ہیں مومن کو بایں تن قبر میں

اس جہاں سے ظاہراً آقاؐ نے جب پردہ کیا
عالمِ انسانیت پر جاں گسل تھا حادثہ

آپؐ کے اصحاب سارے ہوگئے تھے بے قرار
حضرتِ صدیق اکبرؓ نے انہیں بخشا وقار

دارِ امّ المومنین صدیقہ حضرت عائشہؓ
بس وہیں پر مصطفیٰؐ کا روضۂ اقدس بنا

جو رہے گا روضۂ اطہر کا زائر بالضرور
ہوں گے ضامن لازماً اس کی شفاعت کے حضورؐ

سرورِ کونینؐ پر ہوں ہر نفس لاکھوں درود
محسنِ دارینؐ پر ہوں ہر نفس لاکھوں درود

v v v

بارھواں باب

شمائل و اخلاق النبیؐ

a

آپؐ وجہ کن فکاں یا رحمۃ للعالمیں
آپؐ ہی سے ہے سبھی کچھ آپؐ سا کوئی نہیں

سرورِ دیںؐ! آپؐ شانِ اولین و آخریں
نورِ افلاک و زمیں ہیں آپؐ فخر عالمیں

آپؐ ہی ہیں مقتدائے انبیاء و مرسلیں
درحقیقت فیض بخشِ مصلحین و ناصحیں

آپؐ بے شک مبتدائے سابقینِ اولیں
ہیں یقیناً منتہائے حاملانِ شرعِ دیں

معتبر ہیں علم و حکمت آپؐ کے ارشاد سے
آپؐ کی اک ذاتِ والا باعثِ حق الیقیں

منبعِؐ انوارِ رحمت ، معدنِ اسرارِ حق
مہبطِ وحیٔ الٰہی ، مرکزِ دینِ متیں

شافعِ یومِ جزا و نافعِ دارِ محن
رہبرِ راہِ ہدایت ، ہادیٔ کل مرشدیں

منشأ تکوینِ عالم مقصدِ کون و مکاں
شمعِ بزمِ انس و جان و مرشدِ روح الامیں

میہمانِ لامکان و میزبانِ دوجہاں
آپؐ ہیں معشوقِ حق، محبوبِ رب العالمیں

آرزوئے دیدۂ و دل ، اے قرارِ مرتحل
رأفتِ روحِ روان و راحتِ قلبِ حزیں

اے امیدِ قلبِ عاصی اے تمنائے دلی
اک نظر راہیؔ کی جانب یا شفیع المذنبیںؐ

v v v

مقدس ماہِ رمضان

وہ اک لمحہ
کہ جب ناداں فرشتوں نے
خلافت کی تمنا کی،
دبے لفظوں میں
انساں کے
وہ وصفِ نورِ ربانی کو للکارا،
کہ جس کی وجہ سے
خاکی ہوا
اشرف خلائق میں۔
مگر اللہ نے
اُن سے یہ فرمایا
کہ نادانو!
توجّہ سے سنو!!
وہ راز جس کا علم مجھ کو ہے،
یقیناً نہیں تم کو! یقیناً نہیں تم کو!!

فرشتے تھے
ازل سے منتظر اس کے لئے،
تھے مضطرب بے حد،
یہ ہوگا فاش
کب سرِ نہاں آخر،
اٹھے گا پردۂ اسرار
کس موقع پہ
روحِ آدمیت کے حسیں رخ سے،
ہوا پھر رونما اک واقعہ ایسا
کہ وہ موقع بڑے ہی شان سے آیا،
معزز میہمان بن کر،
کہ جس کی آمد آمد خیرِ کُل ہے،
اسے اعزاز یہ حاصل
کہ شیطاں پابہ جولاں ہی رہیں گے
اُس کی رخصت تک،
صیام الیوم اس کی شخصیت کے حسن کا درپن،
قیام اللیل اس کے سعد سے روشن،
علوِ مرتبت ایسا،
فلک توصیف میں رطب اللساں،

اور اس کے لمحۂ تاباں میں
لاکھوں نعمتیں رقصاں،
علاوہ اس میں اک شب
نور سے معمور ایسی
جس کی تابندہ جبیں سے
ظلمتوں کے راستے روشن،
یہی شب ہزاروں ماہ سے افضل،
کئی قرنوں کی طاعت سے بھی اس کی ساعتیں بہتر،
وہ موقع جب بھی آئے گا
فرشتے روحِ انسان کو کریں گے
بے تکلف مخلصانہ سجدۂ عظمت
سلامِ برکت و رحمت

v v v

منقبت حضرت بندہ نوازؒ

فقیرِ رب بھی ہیں بندہ نواز، کیا کہنے
کسی پہ کھل نہ سکا اُن کا راز ، کیا کہنے

ہوا ہے حسنِ جہاں ان کے گیسوؤں کا اسیر
طلسمِ حلقۂ گیسو دراز ، کیا کہنے

مقامِ غیب کی چوٹی پہ روز وشب ہے قیام
شہودِ ذات کے وہ شاہ باز، کیا کہنے

وہ اک نگاہِ حقیقت شناس کے صدقے
دلوں سے اڑ گیا رنگِ مجاز، کیا کہنے

ہر ایک لمحہ میسر ہے ان کو جلوۂ ناز
ادا ہے ان کی سراپا نیاز، کیا کہنے

علومِ شرع و طریقت کے مجمع البحرین
ملیں گے تھاہ میں ''درہائے راز'' کیا کہنے

بصد خلوص وادب دل جو ان کے در پہ جھکا
مکاشفوں سے ہوا سرفراز ، کیا کہنے

ہوا نہ کچھ بھی اثر ان پہ، ہوگئے ششدر
حکومتوں کے نشیب و فراز ، کیا کہنے

ہر ایک حرف و نوا نقش کالحجر ٹھہرا
لسانِ صدق کا واضح جواز کیا کہنے

وہی ہیں قبلۂ منظوم و کعبۂ منثور
انہیں کی سمت ادب کی نماز ، کیا کہنے

حقیقتاً وہ ہیں اردو کے اولیں شاعر
فقط انہیں کا ہے یہ امتیاز ، کیا کہنے

بفیض مصطفویؐ ہم گناہ گاروں سے
رہا نہ ان کو کبھی احتراز ، کیا کہنے

بحکمِ ربِ رؤف و رحیم اے راہیؔ
ہمارے حق میں ہیں وہ کارساز ، کیا کہنے

٧ ٧ ٧

توقیت نامہ

نام : ظہیر احمد باقوی

قلمی نام : راہیؔ فدائی

تخلص : راہیؔ

والد بزرگوار : الحاج ٹی۔ یوسف نائک مرحوم

والدہ محترمہ : الحاجہ غوث بی مرحومہ

تاریخ و مقام پیدائش : 9-11-1949 کڈپہ، آندھرا پردیش

شریک حیات : فضیلت جہاں بنت الحاج عبدالقدیر بیگ مرحوم

تاریخ و مقام تزویج : 21/نومبر 1972 بمقام مسجد اعظم، چامراج نگر، کرناٹک

ابنا و بنت : (۱) ٹی۔ حسان احمد (ابوظہبی) + رومانہ کوثر = بریرہ زہرا
(۲) ٹی۔ سفیان احمد (بنگلور) + سدرۃ المنتہیٰ = بنفشا زہرا
(۳) ٹی۔ ثوبان احمد (ابوظہبی) + عائشہ صدیقہ = بسیمہ زہرا
(۴) ٹی۔ سلمان احمد (مرحوم)
(۵) قرۃ العین زوجہ سید ظفر بیابانی (امریکہ) =
سیدہ ارجمند بیابانی، سید عینان بیابانی

تعلیم : مولوی عالم و مولوی فاضل۔
جامعہ باقیات صالحات عربی کالج، ویلور
ایم۔اے (اردو) میسور یونیورسٹی۔ میسور

پی۔ایچ ڈی۔ایس وی یونیورسٹی (تروپتی)

ادیب فاضل۔مدراس یونیورسٹی (مدراس)

افضل العلماء۔مدراس یونیورسٹی (مدراس)

ادیب کامل۔جامعہ اُردو علی گڈھ

پنڈت ٹریننگ۔گورنمنٹ آف مدراس

مقالہ برائے پی۔ایچ ڈی : ویلور کے مدارس کی ادبی خدمات

اکتسابِ فن : حضرت علامہ قدوؔی باقوی علیہ الرحمہ

تصنیفات وتالیفات:

شاعری : لہجے (شراکتی مجموعہ) ۱۹۷۴ء

انتسلہ (شراکتی مجموعہ) ۱۹۷۸ء

تصنیف ۱۹۸۱ء

انامل ۱۹۸۷ء

ترقیم ۱۹۹۰ء

مصداق ۱۹۹۳ء

ایھا الناس ۱۹۹۸ء

نبراس ۲۰۰۳ء

یاصاحب الجمال (منظوم سیرت) ۲۰۰۷ء

فبِہا (کلیاتِ غزل) ۲۰۰۸ء

مہبطِ انوار (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۹ء

استدراک ۲۰۱۱ء

استعجاب ۲۰۱۲ء

تحقیق : باقیاتِ ایک جہاں (اشاعت اول) ۱۹۸۰ء

باقیاتِ ایک جہاں (اشاعت دوم) ۲۰۱۳ء

تجزیہ ۱۹۸۸ء

مسلکِ باقیات ۱۹۹۱ء

اکتسابِ نظر ۱۹۹۱ء

کڈپہ میں اُردو (اشاعت اول) ۱۹۹۲ء

کڈپہ میں اُردو (اشاعت دوم) ۲۰۱۳ء

اوراقِ جاوداں (مکاتیبِ مشاہیر) ۱۹۹۴ء

مدرسہ باقیات کے علمی وادبی کارنامے ۱۹۹۶ء

ویلور تاریخ کے آئینہ میں (اشاعت اول) ۱۹۹۷ء

(اشاعت دوم) ۲۰۱۰ء

دارالعلوم لطیفیہ کا ادبی منظرنامہ ۱۹۹۷ء

جوئے شیر ۲۰۰۰ء

قلمرو فکر ۲۰۰۶ء

نقوشِ بلند فکر (مرتبہ) ۲۰۰۵ء

چہرہ چہرہ روشن (مرتبہ) ۲۰۰۶ء

حیدرآباد کا شعروادب (مرتبہ) ۲۰۱۲ء

(علیم صبا نویدی کے مضامین کی ترتیب وتہذیب)

قدیم ہندوستان میں علوم دین کے سرچشمے ۲۰۰۹ء

استشہاد ۲۰۱۲ء

مدرکات ۲۰۱۳ء

راہی فدائی پر تحقیق : ''ڈاکٹر راہی فدائی فن اور شخصیت''

مقالہ برائے پی. ایچ. ڈی

مقالہ نگار : لیس. ایوب احمد باقوی۔

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی مظفر پور۔ بہار ۱۹۹۸

1. ڈاکٹر راہی فدائی بحیثیتِ شاعر
2. ڈاکٹر راہی فدائی بحیثیتِ نثر نگار

مقالہ برائے ایم فل : ایس وی یونیورسٹی، تروپتی

سلسلۂ درس و تدریس : عربک پروفیسر: جامعہ باقیات صالحات ویلور ۱۹۷۴تا۱۹۸۹ء

عربک پروفیسر: جامعۃ العلوم الثنائیہ کڈپہ ۱۹۹۰تا۲۰۰۳ء

عربک پروفیسر: جامعہ ضیاء الباقیات کڈپہ ۲۰۰۴ءتا۲۰۰۵ء

اعزازی صدر شعبہ تحقیق و ترجمہ

انسٹی ٹیوٹ آف ہائر لرننگ بنگلور

۲۰۰۶ تا ۲۰۰۹ء

خدمات : ممبر آف سنڈیکیٹ مدراس یونیورسٹی

۱۹۸۴ء تا۱۹۸۶ء

نائب صدر، کل ہند رابطہ ادب اسلامی شاخ کرناٹک

انعامات و اعزازات : مختلف کتب پر اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش سے ایوارڈس

مجموعی خدمات کے سلسلہ میں آل انڈیا میر اکیڈیمی لکھنو سے

''امتیازِ میر ایوارڈ'' ۱۹۹۷ء

مجموعی خدمات برائے غزل ایوارڈ

کرناٹک اردو اکیڈیمی بنگلور ۲۰۰۸ء

سر سید ایوارڈ برائے مجموعی خدمات

اردو کلچرل اینڈ لٹریری اسوسی ایشن کڈپہ ۲۰۱۱ء

الطاف حسین حالی ایوارڈ۔ کوئمبتور

انٹرنیشنل میان آف دی ایئر ایوارڈ (امریکہ) ۲۰۰۱ء

حمد و نعت اکیڈیمی دہلی کا حضرت حسانؓ ایوارڈ ۲۰۱۰ء

برائے نعتیہ شعری خدمات

ادارہ الانصار حیدر آباد کا ''الانصار ایوارڈ'' ۲۰۱۳ء

برائے نعتیہ شعری خدمات

علامہ باقر آگاہ ایوارڈ

تمل ناڈو اردو پبلیکیشن، چنائی

برائے تحقیق ۲۰۱۳ء

جشن جمہوریہ کے موقع پر مجموعی ادبی خدمات کے عوض

''گورنر آف کرناٹک'' کا ایوارڈ ۲۰۱۴ء

سیر و سفر :

1. متحدہ عرب امارات
2. سعودی عرب

V V V

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت

ناعت و منعوت
کلیات نعت